REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT № R.N 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۔ ۲۲
ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال اختر

ہفت روزہ بدر قادیان

شمارہ ۔ ۳۱
شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

۳ رجب ۱۳۹۳ ہجری ۔ ۲ ظہور ۱۳۵۲ ہش ۔ ۲ اگست ۱۹۷۳ء

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ انگلستان

**قادیان ۳۰ جولائی۔** سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ انگلستان کے بارہ میں تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ احباب کی اطلاع کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

## اردو و خلاصہ انگریزی بلیٹن جاری کردہ احمدیہ مشن لنڈن

۱۵/۷ کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اہم خط و کتابت کی طرف توجہ فرمائی اور بعد میں صبح کو ہی دانتوں کا علاج ڈاکٹر ولی اے شاہ سے کروایا۔

بدر الاسلام سعید صاحب چار ماہ سے یہاں آئے ہوئے تھے۔ دل کے دورہ سے وفات پا گئے (انا للہ)۔ حضور نے جنازہ پڑھایا۔ اور حضور نے مرحوم کے خاندان سے تعزیت کی۔

بارش کے باوجود انگلستان اور یورپ اور افریقہ کے دو صد سے زیادہ احمدی آ گئے۔ حضور نے ملاقات فرمائی۔ سب حضور کی یاد داشت اور محبت کا بہت اثر ہوا۔

مختصر تقریر میں حضور نے پاکستان میں اپنی جاری کردہ نئی سکیموں اور ان کی کامیابی کا ذکر کیا۔ سائیکل سواری کے ذریعہ پاکستان کے ہر گھر اور جھونپڑی میں ہمارے احباب پہنچینگے۔ تعلیم ... کا کام مناسب رنگ میں شروع کیا گیا ہے اور نوجوانوں کی اسپادہ میں تربیت کی جا رہی ہے۔

پھر حضور نے لجنہ اور ناصرات سے ملاقات کی اور پھر بعض ملاقاتیوں سے ملاقات کی۔ اور شام کو پھر ۳۰ کے قریب خدام وغیرہ سے ملاقات فرمائی باوجود دو گھنٹے تک مصافحہ کرنے کے حضور کی صحت میں بہت ہی افاقہ ہوا ہے۔

اس باضابطہ اطلاع نامہ کے علاوہ لنڈن سے بذریعہ تار ڈاک کے ذریعہ ۲۴ جولائی کی حسب ذیل اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ حضور ان دنوں انگلستان کے ایک خوبصورت اور پرفضا علاقہ لیک ڈسٹرکٹ (LAKEDISTRICT) میں قیام فرما ہیں۔ دیگر افراد قافلہ بھی حضور کے ہمراہ ہیں۔ انشاء اللہ اس جگہ سے ۳۰ جولائی کو حضور کی واپسی ہوگی۔

۲۰ جولائی کا جمعہ حضور ایدہ اللہ نے مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خاں صاحب (جو محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے داماد ہیں) کے مکان پر MIRFIELD کے مقام پر پڑھایا۔ ۲۷ جولائی کا جمعہ بریڈ فورڈ کے مقام پر پڑھائیں گے۔ انشاء اللہ اس موقعہ پر حضور اس علاقہ میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں کے ... کو ملاقات کا شرف بھی بخشیں گے۔

## ایک ناخوشگوار واقعہ اور درخواست دعا

گذشتہ جمعہ (یعنی ۲۰ جولائی) ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آ گیا۔ وہ اس طرح کہ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جمعہ کے بعد شام کو اپنے ہوٹل تشریف لا رہے تھے تو حضور کے قافلہ کی دوسری کار کو ایک حادثہ پیش آ گیا۔ ایک دوسری کار اچانک راستہ بدل کر اس کار سے آ ٹکرائی جس کے نتیجہ میں اس کار میں سوار مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ (پرائیویٹ سیکرٹری) کو چہرہ پر شدید چوٹیں آئیں۔ ہونٹ پر اچھا خاصا زخم ہوا۔ اور چہرہ پر کئی جگہ ضرب لگی انہیں فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں زخموں پر ٹانکے لگائے گئے۔ خون کثرت سے بہ جانے کی وجہ سے بہت کمزوری ہے۔ دو روز ہسپتال میں رہنے کے بعد اب باجوہ صاحب واپس لنڈن آ گئے ہیں اور روبصحت ہیں لیکن کمزوری کافی ہے۔ اور ضربات بھی شدید ہیں۔ ان کی صحت کے لئے احباب خاص طور پر دعا فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور باقی افراد قافلہ (جو اب لیک ڈسٹرکٹ میں ہی ہیں) اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح خیر و عافیت سے ہیں۔

# اخبار احمدیہ

قادیان ۳۱ روفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق لنڈن سے ۲۴ جولائی کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت بیگم صاحبہ و جملہ خدام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی و درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ سفر و حضر میں ہر طرح اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہے۔

قادیان ۳۱ روفا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب حیدر آباد سے کانپور تشریف لائے کانپور میں ۲۸/۲۹ جولائی کو دو روزہ کامیاب کانفرنس ہوئی اس میں شرکت کے بعد آج ڈیڑھ بجے دوپہر بخیر و عافیت قادیان تشریف لے آئے۔ محترمہ بیگم صاحبہ مع بچگان حیدر آباد میں قیام فرما ہیں اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

## حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر انگلستان کے مختصر کوائف

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر انگلستان کے بارہ میں اب تک کی موصولہ اطلاعات کے مطابق حضور انور بتاریخ ۱۳ جولائی بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے پانچ بجے ربوہ سے بذریعہ کار لاہور روانہ ہوئے۔ جہاں سے ساڑھے دس بجے صبح بذریعہ ہوائی جہاز حضور کراچی تشریف لے گئے۔ اور نماز جمعہ کراچی میں پڑھائی۔

ایک روز قبل یعنی ۱۲ جولائی کو بعد ... مبارک میں حضور انور نے احباب ربوہ سے ایک بصیرت افروز خطاب سے نوازا جو نصف گھنٹہ جاری رہا۔ اس میں حضور نے اس تبلیغی سفر کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ یہ سفر محض اس لئے اختیار کیا جا رہا ہے تاکہ یورپ میں اسلام کی تبلیغ اور قرآن مجید کی اشاعت کے وسیلے سے وسیع تر کرنے کے منصوبوں کا اور وہاں پر ایک اعلیٰ قسم کا پریس قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لیا جا سکے۔ حضور نے ۱۹۶۷ء میں اپنے سفر کے دوران اہل یورپ کو انتباہ کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ افسوس اہل یورپ نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ وہ اپنے خالق و مالک سے اور زیادہ دور ہوتے اور ایسے ناراض کرنے والے اعمال میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ حضور نے اپنے خطاب میں احباب جماعت کو یہ تحریک فرمائی کہ اس سفر کے بابرکت ہونے کیلئے دعائیں کریں۔ نیز فرمایا کہ دوست یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اہل یورپ کی روحانی آنکھیں کھولے اور انہیں اپنے خالق و مالک کی طرف رجوع کرنے کی توفیق دے۔

کراچی سے براستہ ایمسٹرڈم (ہالینڈ) حضور انور مع اہل قافلہ بتاریخ ۱۴ جولائی سوا گیارہ بجے قبل دوپہر بخیر و عافیت لنڈن پہنچ گئے۔ ایمسٹرڈم اور لنڈن کے ہوائی اڈہ پر احباب جماعت کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ حضور انور کی انگلستان میں ... آمد کی خبر کو ٹیلیویژن اور اخبارات نے نشر اور شائع کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سفر یورپ کے دوران ... رہے ہیں۔ امید ہے کہ مزید ایک ماہ حضور انگلستان میں قیام فرمائیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کے ساتھ ہو اور اس سفر کے جملہ مقاصد کو بتمام و کمال پورا فرمائے۔ آمین۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ... پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ... پروپرائیٹر صدر انجمن ...

ہفت روزہ بدر قادیان
۲ ظہور ۱۳۵۲ ہش

# "بے ایمان سے عاری مسلمان"

ایک شخص جو مسلمان بھی کہلائے اور ایمان سے عاری بھی ہو' بظاہر یہ ایک اچنبھے کی بات ہے لیکن موجودہ زمانہ میں جو مسلمانوں کی عملی حالت ساری دنیا کے سامنے ہے۔ اس کو دیکھ کر کسی کو اچنبھا نہیں ہونا چاہیئے۔ روزنامہ الجمعیۃ دہلی کے سابق چیف ایڈیٹر مولانا نار قلیط صاحب کا ایک فکر انگیز نوٹ بدر کے کالموں میں نقل ہو کر اُس پر تفصیلی بحث کی جا چکی ہے۔ مولانا نے سوالیہ انداز میں عالم اسلام کے انفعالی بحران کا مفصل تذکرہ فرمایا اور مسلمانوں کی زبوں حالی کا صحیح نقشہ دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ فرمایا کہ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب نہ مل سکا۔ صاحب موصوف نے یہ اہم سوال معاصر صدقِ جدید میں شائع کراتے ہوئے مدیر صدق جدید سے خواہش کی تھی کہ وہ "ان کی" اس جسمانی اور ذہنی افتاد کی توجیہ کرکے رستگاری کی کوئی سبیل نکالیں۔ یہ ایک واجبی خواہش تھی اور ہمیں بھی ان کے ساتھ ہی فاضل مدیر صدق جدید کے جواب کا شدت سے انتظار ہے۔ دیدہ باید۔

اتفاق کی بات ہے کہ حال ہی میں ہمیں براستہ لندن نوائے وقت لاہور میں شائع ہونے والے ایک مضمون کے اقتباس موصول ہوئے ہیں جن میں مسلمانوں کی موجودہ زبوں حالی اور ذلت و نکبت کی اصل وجہ ان کے ایمانِ حقیقی سے عاری ہونا قرار دیا گیا ہے۔ یہ وہی بات ہے جس کا انہی کالموں میں ہماری طرف سے بارہا ذکر ہوا ہے۔

نوائے وقت میں شائع ہونے والا یہ مضمون کسی عامی کا نہیں بلکہ پاکستان کے جسٹس ریٹائرڈ ایم آر کیکاؤس کا ہے۔ جن کی شخصیت بجائے خود اس امر کی پوری ضمانت ہے کہ جو کچھ اس مضمون میں لکھا گیا وہ پوری سنجیدگی اور متانت سے لکھا گیا اور ان کی بالغ نظری نے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت کا جو تجزیہ پیش کیا ہے اور جس بنیادی بات تک اُن کی باریک نگاہ پہنچی ہے اس کی صحت کے بارہ میں کسی کلام کی گنجائش نہیں ہے۔ اگرچہ مضمون نگار کا اصل روئے سخن تو اپنے ہی اہل وطن مسلمانوں کی طرف ہے۔ لیکن اُن کا یہ تجزیہ باقی دُنیا میں بسنے والے مسلمانوں بالخصوص مسلم ممالک کے ہم مذہب باشندگان پر بھی پورے طور پر منطبق ہوتا ہے۔

جسٹس کیکاؤس اپنے مضمون بعنوان "مسلمانوں کی فاش غلطی — ایمان سے بے نیازی" میں لکھتے ہیں:-

"قوم زندہ ہوتی ہے اپنے ایمان کی طاقت سے ایمان نہ ہو تو قلب و روح مُردہ (مردہ) ہو جاتے ہیں۔ ہم نہ بہ دستی اپنے آپ کو زندہ دلوں میں شمار کر رہے ہیں۔ جس اخلاق کے ہم حامل ہیں اُس کی موجودگی میں ہم زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ ساری دُنیا سے زیادہ جھوٹ اس ملک میں بولا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ فرض ناشناسی، سب سے زیادہ خوشامد کرنے والے اور خوشامد پہ خوش ہونے والے۔ سب سے زیادہ ہوسِ زر اور اقتدار رکھنے والے اس ملک میں ہیں۔ انسان، انسان پر انتہائی ظلم کرتا ہے یہاں نہ نیکی ہے نہ نیکی سے نسبت ہے نہ بُرائی سے نفرت۔ اور آخر ہماری یہی حالت کیوں ہے۔ اسلئے کہ ہم کوئی ایمان نہیں رکھتے یعنی کوئی ایسی شے نہیں جس پر ہم جان و دل قربان کرنے کو تیار ہوں۔ ہماری تمام کوششوں کا مدعا ہماری اپنی ذات ہے۔ ہم متاعِ حیات کے دلدادہ ہیں کھانے پینے عیش کرنے کا نام ہم نے زندگی رکھا ہوا ہے۔"

(نوائے وقت لاہور ۲۳ مئی ۱۹۷۳ء صفحہ ۳)

آنریبل جسٹس نے مضمون میں آگے چل کر ایمان کی پختگی کو جنون سے تعبیر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ جنون ہی قوموں کو زندہ رکھنے اور انہیں اقبال و عروج سے ہمکنار کرنے کا موجب ہوا کرتا ہے۔ اگر کوئی قوم جنون سے عاری ہے تو پھر وہ زندہ نہیں مُردہ ہے۔ الاؤں کو بھسم کرنے والی آگ نہیں بلکہ راکھ کا ایک ڈھیر ہے۔ چونکہ مسلمان ایمان کی ایسی پختگی یا بالفاظِ دیگر اس جنون سے تہی دامن ہیں اس لئے دُنیا میں ذلیل و خوار اور زوال و اضمحلال کا شکار ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

"مختصر یہ کہ کوئی قوم نہ کسی طرح عروج کو پہنچ سکتی ہے نہ اپنے آپ کو مصیبت سے نکال سکتی ہے جیسا کہ ہم کو وقت مصائب و آلام سے نکلنے کی ضرورت ہے۔ جب تک اس میں وہ شے نہ ہو جس کو علم نفسِ انسان جنون کہتا ہے۔ قوموں کا اقبال اسی جنون سے ہے جنون سے قوم زندہ رہتی ہے اور بغیر جنون کے راکھ کا ڈھیر ہے۔ کبھی ہم بھی ایمان والے تھے۔ کبھی ہم بھی جنون رکھتے تھے اور دُنیا نے ہمارے ایمان کا نتیجہ دیکھ لیا تھا۔ ہمارے ایمان کے ساتھ کسی کا ایمان مقابلہ نہیں کر سکتا کیونکہ ہم حق پر ہیں۔ لیکن آج ہم ذلیل ہیں کیونکہ ہم بے ایمان (بغیر ایمان) ہیں۔ اپنی تاریخ کا مطالعہ کیجیے۔ اس دُنیا میں ہمارا مقام ہمارے ایمان کی طاقت کے حساب سے متعین ہوتا رہا۔ جب ہم پختہ ایمان والے تھے تو جیسا کہ قرآن پاک نے واضح الفاظ میں بیان کیا ہے ہم سب پر غالب تھے۔ جوں جوں ہمارا ایمان کمزور ہوتا گیا ہم پر زوال آتا گیا۔"

(نوائے وقت لاہور ۲۴ مئی ۱۹۷۳ء صفحہ ۳)

جو کچھ مضمون نگار نے لکھا ہے وہ ایک واضح حقیقت ہے اس سے کسی کو مجالِ انکار نہیں اس میں مولانا نار قلیط صاحب کے اہم سوال کا جواب بھی ہے اور حقیقت بیانی بھی۔ اس حقیقت کی طرف مسلمانوں کے بعض اکابر توجہ بھی دلاتے رہے ہیں جن میں سرِ فہرست ڈاکٹر اقبال کا نام ہے۔ اُنہوں نے بڑی شدومد کے ساتھ مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کیا مگر مسلمان ٹس سے مس نہ ہوئے اور نہ اپنے اندر خاطر خواہ تبدیلی لانے کے لئے تیار ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمانوں کی ذلت اور رسوائی ہر حساس دل کے لئے پریشانی کا باعث بن رہی ہے!!

حیرت ہے کہ اس انتہائی اندوہناک حالت اور اس نوبت کو پہنچنے کے باوجود ابھی مسلمانوں میں سے بعض اپنے دینی افلاس کے باوصف اپنی ایمان کے ٹھیکیدار بنے بیٹھے ہیں۔ کہ اُنہیں یہ اختیار حاصل ہے کہ جسے چاہیں مومن ہونے کی سند دے دیں اور جسے چاہیں مسلمانوں کے زمرہ سے خارج قرار دے دیں۔ نہیں دیکھتے کہ جو خود تو ایمانِ حقیقی سے عاری ہونے کی وجہ سے راکھ کا ایک ڈھیر کی طرح ہی انہیں دوسروں کے ایمان کا فیصلہ کرنے یا مسلمانوں کے زمرہ سے خارج قرار دینے کا حق کیسے پہنچ سکتا ہے۔ انہیں دوسروں پہ حرف گیری کرنے سے قبل سو بار خود اپنی خبر لینی چاہیئے۔ ولنعم ما قال المسیح الموعود؎

پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نورِ مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے

بہرحال مسلمانوں کی اس افسوسناک صورتِ حال پر ہر سلیم العقل انسان کے دماغ میں سوال بڑی شدت سے اُبھرتا ہے کہ "فی زمانہ یہ مسلمان" ایمان کی دولت سے اتنے تہی کیونکر دامان ہو سکتے ہیں۔ جسٹس کیکاؤس نے یہ ٹھیک کہا کہ جب تک آج کے مسلمان اپنی گم گشتہ متاعِ ایمان کو دوبارہ حاصل نہیں کر لیتے ان کے حق میں سربلندی اور سرفرازی کے خواب کبھی بھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتے مگر نہ تو جسٹس کیکاؤس نے اس مضمون میں اور نہ کسی بھی دوسرے عالمِ دین نے اس انتہائی اہم پہلو کا ذکر کیا ہے اور اس کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے مثبت رنگ میں اس راہ کی نشان دہی کی ہے۔

ایک طرف مولانا نار قلیط صاحب کا یہ کہنا کہ دُنیائے اسلام اس وقت ایک بہت بڑے انفعالی بحران سے دوچار ہے۔ اور دوسری طرف پاکستان کے جسٹس کیکاؤس کا مسلمانوں کے متعلق فرمانا کہ وہ ایمانِ حقیقی سے عاری ہیں۔ یہ دونوں باتیں تسلیم مگر آپ ان کو زیادہ سے زیادہ احساسِ مرض اور تشخیصِ مرض سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ مگر اس وقت ضرورت تو صحیح علاج کی ہے۔ بلاشبہ اخلاقی مرض اور

(باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

# قرآن کریم کی رُو سے بہتر مشورہ وہی ہے جو اقتصادی خوشحالی حقوق العباد کی ادائیگی اور اصلاح معاشرہ کا موجب ہو

## جو مشورہ ان تین بنیادی مقاصد کے خلاف ہو وہ خیر کی بجائے فساد پیدا کرنے والا ہو گا اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا

### ہماری جماعت کے کسی فرد کو ایسے مشوروں میں ہرگز شامل نہیں ہونا چاہیئے جو موجب فساد ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۳ شہادت ۱۳۵۲ ہش مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا (النساء: ۱۱۵)

اور پھر فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ باہمی مشورے بنیادی طور پر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ مشورے ہیں جو انسان کی بہتری اور بھلائی اور نیکی کے لئے ہوتے ہیں۔ ایسے مشورے خیر پر منتج ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ مشورے ہیں جن کے نتیجہ میں بنیادی طور پر حقائق مختلف ہوتے ہیں۔ اور ان سے خوشحالی پیدا نہیں ہوتی۔ تاہم جو مشورے خیر کے ہیں اور بھلائی کے ہیں، انسان کی بہتری اور خوشحالی کے ہیں۔ وہ قرآن عظیم کے بیان کے مطابق تین قسم کے ہوتے ہیں:

ایک مشورہ وہ ہے جو صدقہ کے بارہ میں کیا جاتا ہے عربی زبان اور

### قرآنی محاورہ میں

اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ انسان اپنے مال کا جو اللہ تعالیٰ ہی نے اسے عطا فرمایا ہے کم از کم ایک حصہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرے چنانچہ اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے دو بنیادی طریق ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی اور دوسرے اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ عباد کے حقوق کی ادائیگی ایک کو ہم حقوق اللہ کہتے ہیں اور دوسرے کو حقوق العباد۔ ان حقوق کی ادائیگی سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

مال کا خرچ ہر دو طریق پر ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے صاحب عقل و فراست بندے باہمی مشورہ کرتے ہیں۔

### حقوق اللہ کی ادائیگی

کے ضمن میں اس لئے کہ مثلاً معاشرہ اخلاقی بنیادوں پر قائم ہو اس میں کوئی بداخلاقی اور گند نہ ہو۔ مرد وزن کا اختلاط اس قسم کا نہ ہو جس کے نتیجہ میں اخلاقی اور معاشرتی بُرائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر اس سلسلہ میں باہمی مشورہ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تعلیم دی ہے۔ اس کو سیکھا جائے اور دوسروں کو سکھایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہترین اور اکمل ترین شریعت اسلامیہ عطا فرمائی ہے۔ اس کو رائج کیا جائے۔ انسان کا اللہ تعالیٰ سے جو تعلق پیدا ہونا چاہیئے اس تعلق کو پیدا کرنے کے لئے فضا کو ہموار اور درست کیا جائے۔ یہ بھی گویا حقوق اللہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں خرچ کی ایک صورت ہے۔ اسی طرح

### حقوق العباد کی ادائیگی

پر جو خرچ ہے۔ اس کا مقصد اقتصادی خوشحالی پیدا کرنا ہے۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے اقتصادی طور پر جو حقوق قائم کئے ہیں۔ ان حقوق کی ادائیگی کیلئے خدا کی راہ میں جو اموال پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کو خرچ کرنے کی تجاویز سوچنا۔ اور باہمی مشورے سے انسان کے اقتصادی حقوق کی ادائیگی کی تدابیر کو بروئے کار لانے کے لئے مناسب ذرائع اختیار کرنا اسی قسم کے سب مشورے اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ کی ذیل میں آتے ہیں ــ پس جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے، خیر کے جو مشورے ہیں وہ تین قسم کے ہوتے ہیں پہلی قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے اموال پیش کرنے اور پھر ان کو بہترین رنگ میں خرچ کرنے کی تدابیر سوچنے اور عمل کی راہیں نکالنے سے متعلق ہیں اور یہ قسم اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ کی ذیل میں آتی ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "اَوْ مَعْرُوْفٍ" یعنی

### خیر کا دوسرا بنیادی مشورہ

معروف باتوں کے متعلق مشورہ کرنا ہے۔ عقلاً اور شرعاً ہر دو لحاظ سے جو چیز حسن ہو خوبصورت ہو اور بھلی ہو اس کو عربی زبان میں معروف کہتے ہیں۔ جس چیز کو شریعت حسن سمجھتی ہے عقل بھی اسکو حسن سمجھے گی۔ اگر انسان فطرت صحیحہ کا مالک ہے۔ تو اس کی عقل ہر شرعی حکم کو خوبصورت اور بھلا جانے گی۔ گویا ہر شرعی معروف عقلاً بھی معروف ہوگا بشرطیکہ فطرت صحیحہ کارفرما ہو۔ انسانی زندگی کے بہت سے ایسے حقائق ہیں، جن کے اصول تو ہمیں بتا دیئے گئے ہیں۔ لیکن اُن کی تفاصیل کے سمجھنے کے لئے زمان و مکان کی بدلتی ہوئی صورتوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے، ہر زمانہ، ہر مقام اور ہر حالت کے مطابق عقل کہتی ہے کہ یہ چیز معروف ہے۔ یہ چیز عقل کے نزدیک اچھی ہے۔

پس اگرچہ ہر دو لحاظ سے بنیاد تو یہی ہے۔ لیکن بعض دفعہ اسلامی شریعت پر عمل کرنے والا یہ کہے گا کہ عقلی بھلائی کی جو باتیں سوچی گئی ہیں۔ وہ قرآن کریم کی فلاں آیت یا فلاں تعلیم کی ذیل میں آتی ہیں۔ لیکن جو دنیا دار لوگ ہیں جن کو اسلام کا کچھ پتہ نہیں یا جو مذہب سے دور ہیں، وہ یہ کہیں گے کہ انسانی عقل ان چیزوں کو درست سمجھتی ہے۔ اس لئے یہ درست ہے

پس اگر معروف کا مشورہ ہو تو وہ قرآن کریم کے نزدیک خیر کا مشورہ ہے لیکن جس چیز کو شریعت حقہ اور انسانی عقل اور فطرت صحیحہ حسن اور بھلا نہیں سمجھتی وہ خیر کا مشورہ نہیں ہے۔ مثلاً ڈاکہ ڈالنے یا مثلاً ملک میں فتنہ و فساد برپا کرنے یا باغیانہ خیالات رکھنے، اور باہمی مشورے سے بغاوت کی راہ ہموار کرنا۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں جن کی شریعت بھی اجازت نہیں دیتی، اور انسانی عقل بھی اگر وہ درست ہو اور پوری طرح تربیت یافتہ ہو اور اچھی طرح نشوونما پا چکی ہو تو وہ بھی اس قسم کی مفسدانہ روش کو غلط قرار دے گی۔

پھر فرمایا "اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ"

### لوگوں کے درمیان صلح کرانا

تیسری قسم کا بنیادی مشورہ ہے۔ یہ بھی خیر اور بھلائی کا مشورہ ہے۔ اصلاح معاشرہ کے ذیل میں یہ بات بھی آجاتی ہے کہ ایسے حالات پیدا کرنا کہ باہمی اختلافات بہت کم پیدا ہوں۔ یا جب اختلافات پیدا ہوں، تو وہ فساد پر منتج نہ ہوں بلکہ انسانی معاشرہ کی اصلاح پر منتج ہوں۔

پس جب مشورے ان تین عنوانوں کی ذیل میں نہیں آتے، اُن کے متعلق قرآن کہتا ہے

### لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ

ایسے مشوروں میں کوئی خیر اور بھلائی کی بات نہیں ہوتی۔ چنانچہ جس چیز کو سب صحیح الفطرت انسان درست سمجھیں، اسے عربی میں خیر کہتے ہیں۔ حضرت امام راغبؒ کو اللہ تعالیٰ نے بڑا اچھا ذہن عطا فرمایا تھا۔ انہوں نے مفردات میں خیر کے معنی یہ لکھے ہیں کہ ہمیشہ سب انسان اسکو خیر سمجھیں تب وہ خیر ہوگی۔ یہ مطلق خیر ہے۔ یا یہ کہ چونکہ زمانہ زمانہ، قوم قوم اور ملک ملک کے حالات مختلف ہوتے ہیں اس لئے ہر زمانہ ہر قوم ہر ملک ایک ایسی چیز کو خیر سمجھتا ہے مگر دوسرے زمانہ میں وہ چیز خیر نہیں رہتی۔

چنانچہ انسان کی اقتصادی زندگی کے اکثر پہلو زمانہ کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً ایک چیز جو صنعتی ترقی سے پہلے خیر سمجھی جاتی تھی۔ وہ اب خیر نہیں سمجھی جائے گی۔ کیونکہ آئے دن نئے نئے مسائل سامنے آتے رہتے ہیں۔ اس قسم کے مسائل سے نپٹنے کے مشورے اور کوششیں خیر کے مشورے اور کوششیں ہوتی ہیں۔ اور چونکہ مسائل بدلتے رہتے ہیں۔ اس لئے زمانہ کے لحاظ سے بھی اور بدلے ہوئے مکان کے لحاظ سے بھی یہ مطلق خیر نہیں بنتی بلکہ اپنی نسبت کے لحاظ سے خیر ہے۔ یعنی زمانہ کی نسبت حالات کی نسبت اور مسائل کی نسبت سے وہ خیر ہے۔ تاہم جہاں تک بھلائی اور حُسن اور اصلاح پیدا کرنے اور قُرب الٰہی کی راہیں ڈھونڈنے کا سوال ہے۔ وہ پھر ویسا کہ میں نے بتایا ہے تین حصوں میں منقسم ہے۔ لیکن جہاں ایسا نہیں ہوتا۔ یعنی جہاں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر پیسے خرچ کرکے خیر کے سامان پیدا نہیں کرتا تو ایسے مشورے "لَاخَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىھُمْ" کے مصداق ہوتے ہیں۔

غرض "صدقہ" کے لفظ میں حقوق العباد کی ادائیگی کے تحت

## اقتصادی خوشحالی

مراد ہے۔ اس میں حقوق اللہ کی ادائیگی بھی شامل ہے۔ گویا اموال کے خرچ کے بارہ میں مشورے کرنا صَدَقَہ کے حکم میں آتا ہے۔ دوسرے وہ مشورے ہیں جو حقوق العباد کی ادائیگی کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ پھر خیر مطلق اور خیر نسبتی بھی ہوتی ہے۔ ان کا آپس کا فرق اس بات سے عیاں ہو جاتا ہے کہ ایک وقت میں کارخانے وغیرہ میں ہڑتالیں کرنا غیر قانونی تھا چنانچہ اس وقت

## جماعت احمدیہ کا موقف

یہ تھا کہ ہم ہڑتالوں میں حصہ نہیں لیتا ۔۔۔ ہڑتالوں کو قانونی تحفظ مل گیا ہے۔ قانون نے اجتماعی سودے بازی کی اجازت دے دی ہے۔ اس واسطے مسئلہ بدل گیا۔ جب ہڑتالیں کرنا غیر قانونی فعل تھا منع تھا۔ اب یہ قانون کی ذیل میں آگیا ہے۔ تو وہ ممانعت نہیں رہی۔ لیکن یہ تین شرائط اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ اگر احمدی مزدور کسی کارخانہ میں مزدوری کرتے ہوں۔ اور اجتماعی سودے بازی کا سوال پیدا ہو، تو ایک احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسا مشورہ دے جس سے اقتصادی

خوشحالی پیدا ہوتی ہے۔

بعض دفعہ مزدور غصہ میں آکر کہتا ہے کہ کارخانے کو آگ لگا دی جائے۔ یا مزدور سر جوڑتے اور یہ مشورہ دیتے ہیں کہ پیداوار کو تلف کر دیا جائے۔ مثلاً ایک لاکھ روپے کا کپڑا پڑا ہے، اس کو آگ لگا دی جائے، تاکہ مالک کو بھی پتہ لگے کہ وہ ہمارے حقوق کیوں ادا نہیں کر رہا۔ یہ غصّہ کا اظہار تو ضرور ہے۔ لیکن یہ صدقہ کے اصول پر مشورہ نہیں ہے۔ جو مال ضائع ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ ایک لحاظ سے خرچ ہوا ہے۔ لیکن وہ ہمارے کام کا نہیں رہتا۔ یہ ایسا خرچ نہیں جو خدا تعالےٰ کو خوش کرنے والا ہو، اور اسکی رضا کے حصول کا ذریعہ بننے والا ہو، نہ یہ ایسا خرچ ہے کہ حقوق العباد کی ادائیگی کی ذیل میں آتا ہو۔ کیونکہ مال تو ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ اگرچہ خرچ کے صحیح معنوں میں نہیں آتا، تاہم یہ مشورہ

## صَدَقَہ کی اصطلاح

میں آجاتا ہے۔ اور یہ ایسا مشورہ ہے کہ جس کے نتیجہ میں اقتصادی خوشحالی پیدا ہونے کا کوئی امکان نہیں، بلکہ اقتصادی بدحالی پیدا ہونے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی اجازت شریعتِ حقہ نہیں دیتی۔

غرض اس قسم کے مشوروں میں جو اجتماعی سودے بازی کیلئے ہوں۔ موجودہ حالات میں اُن کی ایک حد تک اجازت بھی دی گئی ہے۔ یہ ایک نسبتی خیر ہے کہ ان محنت کشوں کے حقوق صحیح معنوں میں ادا ہو جائیں۔ اس کے متعلق میں پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔ اب بھی ضرورت پڑی تو قرآن کریم کی روشنی میں کچھ کہوں گا۔

بہرحال اقتصادی خوشحالی کے لئے مشورے ہوتے ہیں، لیکن اگر کسی کے مشورہ کے نتیجہ میں حقوق العباد ادا نہ ہوں۔ یا ادا نہ ہو سکتے ہوں، بلکہ ان کی ادائیگی میں روک پڑ جائے۔ مثلاً اگر ایک لاکھ روپے کا کپڑا موجود ہے تو حقوق العباد کی ادائیگی یعنی مزدوروں کے حقوق کی ادائیگی بہتر رنگ میں ہو سکتی ہے اگر وہ تلف ہو جائے تو اس کا نقصان ان کو بھی پہنچے گا۔

پس احمدی مزدور کے لئے جہاں بدلے ہوئے حالات میں اجتماعی سودے بازی کے مشوروں میں شریک ہونے کی اجازت ہے۔ وہاں انہیں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اجازت نہیں دی۔ کہ وہ ایسے

مشورے کریں جو

## لَاخَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىھُمْ

کے ماتحت آتے ہوں۔ اس قسم کے خرچ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اب چونکہ ملکی صنعت تو خدا کے فضل سے اور ترقی کرے گی۔ اس میں کثرت سے

## احمدی مزدور اور کاریگر

بھی شامل ہوں گے مختلف ایسوسی ایشنز اور کارخانوں کی انتظامیہ میں ان کا بھی حصّہ ہوگا۔ اس لئے احمدی دوستوں کو یہ اصول کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ ورنہ وہ احمدی کیسے رہیں گے۔ کیونکہ ایک تو ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے اسلام کی تعلیم کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے۔ اور دوسری طرف عمل یہ کہ جب کام کرنے کا موقع پیدا ہو تو ہماری روش

## لَاخَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىھُمْ

کی مصداق بن جائے۔ باہمی مشوروں میں بھلائی کی بجائے فساد کے طریق اختیار کرنے کے لئے آپس میں سمجھوتے کرنے کی کوشش میں لگ جائیں۔ قرآن کریم کسی مسلمان کو بھی اس کی اجازت نہیں دیتا احمدیت سے باہر مسلمانوں کے جو فرقے ہیں ان کا نہ تو عمل ایسا ہے۔ اور نہ کوئی دعویٰ۔ اور نہ ہی ان کو کوئی ایسی بشارت ملی ہے کہ ان کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کیا جائے گا۔ لیکن ہمیں تو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ یہ بشارت دے رکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کے ذریعہ، احمدیوں کو اپنا آلہ کار بنا کر اسلام کو

## قرآن کریم کی شریعت

کو اور حضرت محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دے گا۔

پس موجودہ حالات میں جہاں ہمیں اجتماعی سودے بازی کے مشوروں میں شامل ہونے کی اجازت دی گئی ہے وہاں ہم پر یہ ذمہ داری بھی ڈالی ہے کہ اپنے اپنے دائرہ میں اپنے سے مراد ہے جس کا زمانہ کے ساتھ کم احمدی کا یا بہت سے احمدیوں کا تعلق ہے) حلقہ میں خیر کے مشورے دیں۔ ہمارے مشورے فساد اور برائی کے مشورے نہ ہوں۔ کیونکہ برائی خیر کی ضد ہے۔ مشورے تو ہوتے

رہتے ہیں۔ مشورے کے بغیر زندگی ہی کوئی نہیں۔ نہ پہلے تھی اور نہ اب ہے مثلاً سول انتظامیہ ہے۔ وہ بھی آپس میں مشورے کرتی ہے۔ جب مسائل اکٹھے ہو جائیں تو علاقے کا ڈی سی یا سپرنٹنڈنٹ پولیس اپنے ساتھیوں کو بلا کر ان سے حالات سُنتے اور ان کے متعلق مشورے بیٹھتے ہیں لیکن ان کے ذہن میں یہ نہیں ہوتا کہ مشوروں کے متعلق قرآن کریم نے کچھ بنیادی تعلیم عطا کی ہے۔ اور وہ کیا ہے؟ مگر ہم قرآن کریم اور اس کی تعلیم کو نظر انداز نہیں کر سکتے ان کو تو علم نہیں کیونکہ ان کو بتانے والا کوئی نہیں وہ تو بدقسمت ہیں ان معنوں میں کہ ان کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔ مگر ہمارے لئے تو خدا تعالیٰ نے ہدایت دینے والے پیدا کر دیئے ہیں۔ پیدا ہوتے رہے ہیں اور پیدا ہوتے رہیں گے۔ تم میں کوئی نہ کوئی موجود رہتا ہے۔ جو تمہیں قرآن کریم کی طرف بلاتا اور اس کی آواز تمہارے کانوں میں ڈالتا رہتا ہے۔

## یہ تمہاری ذمہ داری ہے

کہ تم قرآنی تعلیم سے فائدہ اُٹھاؤ۔

یہ صرف سول انتظامیہ تک بات محدود نہیں۔ اسی طرح فوجی مشورے ہوتے ہیں اسی طرح وزراء مشورہ کرتے ہیں۔ اسی طرح صوبوں کے باہمی مشورے ہوتے ہیں۔ اگر وہ اقتصادی مشورے ہیں تو ان میں کام طور پر یہ بات مدّنظر رکھنی پڑتی ہے کہ ایسے پروگرام بنائے جائیں کہ جن کے ذریعہ حقوق العباد یعنی وہ اقتصادی حقوق پورے ہوں جن کا ادا کرنا اُمّت محمدیہ پر فرض کیا گیا ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے آپکی یاد داشت کو تازہ کرنے کیلئے ایک فقرہ کہہ دیتا ہوں کہ ہر فرد بشر کا یہ حق قائم کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مختلف قوتیں اور استعدادیں دی ہیں ان کی صحیح نشوونما ہو سکے۔ اور نشوونما کے بہترین معیار پر وہ قائم رکھی جا سکیں۔ پس ہر اقتصادی مشورہ اگر الٰہی احکام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں بیان کردہ حقوق کی ادائیگی کا مشورہ ہے تو وہ خیر کا مشورہ ہے۔ اگر وہ اس سے کچھ مختلف ہے تو وہ خیر کا مشورہ نہیں ہے۔ اسلئے کسی احمدی کو ایسا مشورہ دینے کی اجازت نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے اور سچی بات بھی یہ ہے کہ اگر کوئی احمدی قرآن کریم کی تعلیم کو دیدہ دانستہ اور جان بوجھ کر توڑتا ہے تو وہ اسی وقت جماعت احمدیہ سے باہر نکل جاتا ہے۔ خواہ کسی طرف

سے اس کے متعلق اعلان ہو یا نہ ہو کیونکہ

## ہماری زندگی کا انحصار

قرآن کریم پر ہے۔ قرآنی تعلیم پر عمل پیرا رہنا ہماری زندگی کا اوّلین مقصد ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ کا الہام ہے۔ اس الہام کی رُو سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وساطت سے آپ کو یہ بشارت بھی دی، اور احیائے دین اور قیام شریعت کی بھاری ذمہ داری بھی آپ پر عائد کی گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ایک یہ بھی ہے کہ آپ دین کا احیاء فرمائیں گے۔ دین کی جو باتیں لوگ بھول گئے ہیں۔ وہ اُن کو دوبارہ یاد کرائیں گے ویسے دین تو حیّ یعنی زندہ ہے۔ اسلامی شریعت تو ابدی ہے۔ لیکن اس پر عمل کرنے والوں پر شرعی لحاظ سے جب مُردنی چھا جاتی ہے، تو احیائے دین یعنی بنی نوع انسان کو دین پر قائم کرنے، اور انہیں ایک نئی روحانی زندگی دینے کے لئے کسی آسمانی وجود کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ اسی غرض کیلئے

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

ہوئی ہے یعنی شریعتِ حقّہ اسلامیہ کو قائم کرنے کیلئے آپ کو مبعوث کیا گیا ہے یہ وہ عظیم الشان فریضہ ہے جس کو سرانجام دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے مہدی معہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔

پس ان واضح ہدایات کے باوجود اگر کوئی احمدی ایسا نہیں کرتا، تو وہ احمدیت سے نکل جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ بے جانے بوجھے ایسا نہیں کرتا، تو اس کا مطلب ہے کہ ہم نے اس کے کانوں میں یہ باتیں بار بار نہیں ڈالیں اس صورت میں اس کی غلط روش کے ذمہ دار ہم ٹھہرتے ہیں۔ مجھ پر یہ ذمہ داری آتی ہے۔ جماعت کے عہدیداران پر ذمہ داری آتی ہے تاہدین مربیان پر ذمہ داری آتی ہے۔ صرف عہدیداران یا مربیان کا سوال نہیں بلکہ

## تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی

کی رُو سے ہر ایک احمدی پر اپنے اپنے مقام کے لحاظ سے ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہم سب پر ذمہ داری عقلاً اور شرعاً معروف باتوں کے متعلق ہے

غرض قرآن کریم

## ایک بہت بڑی اور حسین شریعت

ہے۔ مسلمانوں سے فرمایا گیا ہے کہ دین اور دنیا کی باتیں شرعاً معروف بھی ہو سکتی ہیں۔ اور منکر کے دائرہ کے اندر بھی آسکتی ہیں۔ مگر جو لوگ۔ اُمّتِ محمدیہ سے وابستہ نہیں قرآن کریم نے ان کو یہ کہا کہ دیکھو! قرآن کریم پر تو تم ایمان نہیں لاتے اور اس کو واجب العمل شریعت نہیں سمجھتے لیکن ہم تمہیں یہ بتاتے ہیں کہ بے شک شریعتِ اسلامیہ پر تمہارا ایمان نہیں ہے۔ لیکن تم خود کو چونکہ صاحبِ عقل و فراست سمجھتے ہو اس لئے ہم تمہیں یہ نصیحت کرتے ہیں کہ جو چیز انسانی عقل اور فراست اور فطرتِ صحیحہ کے نزدیک معروف نہیں، اس کے متعلق اگر تم مشورہ کرو گے۔ تو دنیا میں فساد پیدا ہو گا، اور اس قسم کے مشوروں میں کوئی خیر نہیں ہو گی، اور اگر تم اپنی عقل کے مطابق، اپنی فطرتِ صحیحہ کے مطابق جس چیز کو اچھا اور حسین سمجھتے ہو اور اسے بھلا پاتے ہو، اگر اسے قائم کرنے اور اس کے پھیلانے کیلئے تم باہمی مشورے کرو گے تو خود تمہاری عقل یہ کہے گی، کہ اچھی بات ہے۔ ایسے ہی مشورے ہونے چاہئیں۔ اس لئے اگرچہ تم مسلمان نہیں ہو تب بھی ہم تمہیں یہ کہتے ہیں کہ عقلاً

## معروف کے مطابق مشورے کرو

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عقل عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس نے ہر ایک شخص کو عقل دی ہے۔ اور فطرتِ صحیحہ پر پیدا کیا ہے۔ وہی تمہیں یہ بھی کہتا ہے کہ گو آج تم شریعتِ اسلامیہ سے غافل اور اس کے مضامین سے جاہل ہو یہ تو درست ہے۔ لیکن تم نے اپنی فطرتِ صحیحہ کو تو خیر باد نہیں کہا۔ وہ تو تمہارے وجود کا اور تمہاری شخصیت کا ایک حصّہ ہے۔ اس لئے ہم تمہیں یہ مشورہ دیتے ہیں کہ تمہارے آپس کے مشورے معروف طریق پر ہونے چاہئیں۔

پچھلے دنوں کا واقعہ ہے آپ میں سے اکثر دوستوں کو یاد ہو گا، کہ ہزاروں میل کا چکر کاٹ کر ایک قوم پاکستانی ساحلوں کے قریب مچھلیاں پکڑنے آگئی۔ اب انسانی عقل اس بات کو معروف نہیں سمجھے گی۔ کہ کوئی اتنی دور سے آکر پاکستانی ساحلوں کے نزدیک مچھلیاں پکڑ کر لے جائے جو پاکستان کے ماہی گیروں کی غذا اور انکی

## اقتصادی خوشحالی کا ذریعہ

ہے۔ کوئی انسانی فطرت اور کوئی انسانی عقل اس کو صحیح نہیں سمجھے گی مگر جنہوں نے مچھلیاں پکڑنے والے سمندری جہاز بھیجنے کی تجویز کی اور سر جوڑ کر مشورہ کیا۔ اور اندازے لگائے کہ اتنے لمبے سفر اور خرچ کے باوجود وہاں سے ہمیں اتنی مچھلی ملے گی اور وہ ہمیں مہنگی نہیں پڑے گی۔ ایسے لوگوں کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے عقل کے ایک تقاضے کو پورا کیا۔ اور وہ یہ کہ تم نے مشورہ کیا لیکن تم نے عقل کے دوسرے اور بنیادی تقاضے پورے نہیں کئے۔ اس لئے کہ تم نے جو مشورہ کیا تھا۔ وہ معروف نہیں تھا۔ وہ اچھا نہیں تھا۔ وہ بھلائی کا نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں تھا۔

بنی نوع انسان کے اس حصّہ کو جس کا اُمّتِ محمدیہ سے تعلق نہیں یہ یاد دلا کر کتنا احسان کیا کہ دیکھو! جو چیز عقلاً اور فطرتاً معروف ہے اگر تم اس کے خلاف کرو گے۔ تو ایسا مشورہ فساد، دکھ اور تکلیف کا موجب ہو گا۔ اور اس حد تک تم عقلاً بھی خالقِ فطرتِ انسانی کی گرفت میں ہو گے اور اس کی سزا تمہیں بھگتنی پڑے گی۔

پھر فرمایا

## اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَیْنَ النَّاسِ

اگر تم کہو کہ معاشرہ کی اصلاح مدنظر ہے تو اس میں دونوں پہلو پائے جاتے ہیں ان کو مختصراً بیان کر دیتا ہوں۔ ایک دنیوی لحاظ سے "اصلاح بین الناس" ہے اور دوسری شرعی لحاظ سے ہے

ویسے تو اسلام دین فطرت ہے۔ اس کے سارے احکام فطرت کے کسی نہ کسی پہلو کو نمایاں کرتے اور اسے مقناطیس کی طرح اپنی طرف جذب کرتے ہیں۔ مگر جس شخص کی فطرت مسخ ہو جاتی ہے۔ اس کی حالت اس مقناطیسی لوہے کی سی ہے جو خراب ہو جاتا ہے اور اس کے اندر جاذب کی طاقت نہیں رہتی

پس یہ تو درست ہے۔ لیکن بعض ایسے مشورے ہوتے ہیں، جن کا لوگوں کو پتہ نہیں ہوتا کہ وہ انسانی فطرت اور اسلامی شریعت کے مطالبہ سے ہم آہنگ ہیں یا نہیں کیونکہ ان کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مگر جہاں تک دنیوی لحاظ سے

## معاشرہ کی اصلاح

کا تعلق ہے کوئی انسانی عقل مثلاً ناانصافی کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتی اس کے لئے ایک مسلمان ہونا۔ یا اس کے لئے ایک عالم قرآن ہونا۔ یا اس کے لئے تفقہ فی الدین ہونا ضروری نہیں۔ ہر وہ انسان جو فطرتِ صحیحہ پر قائم ہے وہ ناانصافی کو اور حق تلفی کو ٹھیک نہیں سمجھتا یہاں تک کہ ایک چور جو اپنے ایک بدعملی میں اپنی فطرت کو بھول چکا ہوتا ہے اس کی چوری کا مال بھی اگر کوئی دوسرا آدمی اُٹھا لے تو وہ شور مچا دیتا ہے کہ یہ کیا ناانصافی ہے کہ کوئی میری چیز اُٹھا کر لے گیا حالانکہ اگر یہ ناانصافی ہے تو خود کسی کا دوسرے کی چیز اُٹھا لینا اور چھیننا بدرجہ اولیٰ ناانصافی ہے۔ لیکن ایک پہلو سے چونکہ اس کا نفس اور اس کا وجود (جس میں عقل ہے سمجھ اور فراست سب کچھ آجاتا ہے) اتنا کمزور ہے کہ وہ دوسرے شخص کے مال کو اُٹھانے میں ذرا بھی عار نہیں سمجھتا اور اپنی فطرت کے خلاف نہیں پاتا۔ لیکن وہی چوری کا مال جب کوئی دوسرا چور اُٹھا لیتا ہے۔ تو شور مچا دیتا ہے کہ یہ کیا ہو گیا۔ یہ تو انصاف کے خلاف ہے۔ چنانچہ وہ اس سے جا کر لڑتا ہے اور اسے مارنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے

پس اصلاح بین الناس یعنی معاشرہ کی جو اصلاح ہے۔ یا انسان کے جو باہمی تعلقات ہیں (انسان انسان میں بڑے وسیع اور گہرے تعلقات ہیں) ان کو

## اصلاح کی بنیاد پر

قائم ہونا چاہیئے۔ فساد کی بنیاد پر قائم نہیں ہونا چاہیئے۔

غرض قرآنِ کریم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مشورے اچھے اور بھلے اور بہتر ہیں۔ جو تین قسم کی باتوں کے متعلق ہوں ایک یہ کہ اقتصادی خوشحالی کے سامان پیدا کرنے والے ہوں، حقوق العباد کی ادائیگی سے ان کا تعلق ہو۔ ان میں فساد کا کوئی شائبہ نہ ہو۔ دوسرے روحانی طور پر مشورے ہوں۔ میں اس سلسلہ میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جو شخص مال لینے والا ہے۔ اس کے جسمانی اور مادی حقوق ہیں۔ مثلاً اس کی

## طاقتوں اور استعدادوں کی نشوونما

ہونے والی تھی۔ اس کیلئے کچھ چیزیں درکار تھیں۔ جن کے بغیر اسکی نشوونما نہیں ہو سکتی تھی۔ چنانچہ اسکی نشوونما کیلئے سازگار حالات پیدا کئے گئے۔ اور جو دینے والا ہے وہ بھی مدمقابل کے

اندر آجاتا ہے وہاں اس کے وجود کے بہت سارے روحانی پہلو جو کمزور تھے۔ ان کی کمزوری دور ہو گئی گویا ایک طرف بڑے نمایاں طور پر

## یہ ایک اقتصادی مسئلہ ہے

اور دوسری طرف یہ ایک بڑا گہرا روحانی مسئلہ ہے۔ تمہارے اموال میں دوسروں کا جو حق ہے۔ اگر وہ تم ادا نہیں کروگے تو اس کا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ تم روحانی برکات سے محروم ہو جاؤ گے تیرے "اصلاح بین الناس" کی رو سے تمہارے آپس کے تعلقات ہیں۔ ان میں سے بعض کے اوپر دنیا کے اصول چلتے اور بعض پر روحانی اصول بھی چلتے ہیں۔ گویا معاشرہ کو دونوں قسم کے مسائل درپیش ہوتے ہیں، جن کو ایک مسلمان اسلامی تعلیم کی روشنی میں، اور غیر مسلم محض انسانی عقل اور فراست اور فطرت صحیحہ کی روشنی میں حل کرے گا۔ مؤخر الذکر صورت میں گو کسی مسئلہ کا حل تو کسی صورت میں مل جائے گا۔ لیکن جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں جو مشورہ بھی مذکورہ تین بنیادی اصول کے خلاف ہوگا وہ خیر کی بجائے فساد اور برائی کا پیدا کرنے والا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایسے مشورے کی اجازت نہیں دیتا۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ جو شخص مذکورہ اصول کو یاد نہیں رکھتا۔ اور انکی خلاف ورزی کر کے دنیا میں اقتصادی حقوق کو پامال کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وہ عملاً جماعت احمدیہ سے نکل جاتا ہے۔ خواہ اس کے اوپر نظام جماعت نے کوئی جرم عائد کیا یا نہ کیا۔ اور اس کو سزا دی یا نہ دی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ بہرحال احمدی نہیں رہتا

پس

## یہ بڑے فکر کی بات ہے

اور ہر وقت بیدار رہ کر اپنی زندگیوں کو اسلام کے بتائے ہوئے اصول پر ڈھالنے کا سوال ہے۔ کسی شخص کو ایسے مشوروں میں شامل نہیں ہونا چاہیئے۔ جو موجب فساد ہوں ورنہ ہم وہ مقصد حاصل نہیں کر سکتے جس کے حصول کیلئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے اور جس کی خاطر اس کے اندر اتنا جذبہ پیدا کیا گیا ہے۔ وہ آج ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہے۔

## اللہ تعالیٰ سے دعا ہے

کہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں سے کما حقہٗ عہدہ برا ہونے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ تمام بنی نوع انسان اسلام کے اس حسین معاشرہ کا حصہ بن جائیں جسے اللہ تعالیٰ مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ بنی نوع انسان کی خاطر دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے

# لندن اور افریقہ سے آنے والے ایک معزز سکھ دوست کی

# قادیان میں تشریف آوری

## حضرت امیر صاحب مقامی قادیان سے عقیدتمندانہ ملاقات اور مقامات مقدسہ کی زیارت

قادیان ۲۸ر جولائی آج دو بجے دوپہر امرتسر سے ایک معزز سکھ دوست مکرم مہندر سنگھ صاحب بانسل کنٹریکٹر لندن سابق ساکن یوگنڈا (افریقہ) مع اپنے بھانجہ کے حضرت مولانا عبد الرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی خصوصی ملاقات کیلئے امرتسر سے کار پر تشریف لائے مکرم بانسل صاحب افریقہ کے ملک یوگنڈا میں رہائش رکھتے اور اپنا کاروبار کرتے تھے۔ یوگنڈا میں رہائش رکھنے والے ہمارے احمدی احباب سے بھی موصوف کے قریبی مراسم رہے ہیں۔ جب برطانوی شہریت رکھنے والوں کو یوگنڈا سے نکلنے کا حکم ہوا تو بعض احمدی احباب کے ساتھ جناب بانسل صاحب کو بھی لندن منتقل ہو جانا پڑا۔ اور اب موصوف لندن میں بطور کنٹریکٹر کام کرتے ہیں۔ حال ہی میں آپ رشتہ داروں کی ملاقات کے لئے اپنے وطن آنے لگے۔ اور سابقہ تعلقات کی بناء پر مکرم محمد امین صاحب برادر جناب ڈاکٹر لعل دین صاحب مرحوم سابق ساکن یوگنڈا سے ملنے گئے اس موقع پر مکرم محمد امین صاحب نے بانسل صاحب کو تاکید کی کہ جب آپ انڈیا جائیں۔ تو قادیان جاکر حضرت مولوی عبد الرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان سے ضرور مل کر آئیں۔ اور وہاں سے احباب جماعت کی خیریت دریافت کر کے واپسی پر ہم لوگوں کو اطلاع دیں۔ تاہم لوگ آپ سے ایسی معلومات حاصل کر کے روحانی سکون پائیں۔ مکرم بانسل صاحب نے کہا بس، اُن کی اس خواہش کو پورا کرنے کیلئے، اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ معزز مہمان بڑی عقیدتمندی سے مولانا صاحب سے ملے اور دیر تک آپ کے دولت خانہ میں بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ حضرت مولوی صاحب نے انہیں قادیان کی روحانی عظمت بتاتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت واضح کی۔ اور بتایا کہ یہ گوروں کی نگری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ بلا تفریق مذہب و ملت تمام بنی نوع انسان کے سچے ہمدرد تھے۔ آپ ہی کے حکم سے اس وقت بھی بہت سی غیر مسلم بیوگان اور یتامیٰ کی پرورش کیلئے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے وظائف جاری ہیں۔ اور اس جگہ غیر مسلم دوستوں سے ہمارے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ جماعت احمدیہ کی خصوصی تعلیمات پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ہم تمام مذاہب کے پیشواؤں کی اسی طرح عزت و توقیر کرتے ہیں، جس طرح اسلام کے بزرگوں کی۔ اسلام کی اصولی تعلیم کی روشنی میں ہمارا اعتقاد ہے کہ سبھی قوموں اور ملکوں میں خدا کے نیک بندے آئے ہیں۔ اور یہ سب ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ اس سے ساری دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ کہ ہم آپس میں محبت اور پریم کے ساتھ ایک دوسرے کی عزت و تکریم کریں

حضرت مولوی صاحب نے انہیں بتایا کہ ۲۵ سالہ زمانہ درویشی میں ہم نے قادیان کی مقدس بستی میں خدا تعالیٰ کے بے شمار نشان دیکھے ہیں۔ سینکڑوں افراد کیلئے ہماری نیک دعائیں قبول ہوئی ہیں۔ ان کی مرادیں پوری ہوئیں۔ ان کی تکالیف کا ازالہ ہوا ہمارا یقین ہے کہ ہمارا خدا نیک بندوں کی دعاؤں کو سنتا۔ اور ان کی مدد کرتا ہے۔

تقسیم ملک کے بعد ہزاروں ہزار غیر مسلم دوست قادیان کے مقدس مقامات کی زیارت کر چکے ہیں۔ جو بھی یہاں آتا ہے اُسے روحانیت میسر آتی ہے تبلیغ کی جاتی ہے۔ نیکی اختیار کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ دنیاوی کاروبار کے ساتھ اپنی روحانی زندگی کو سنوارنے کی طرف بھی توجہ کرنے کیلئے کہا جاتا ہے۔ یہی وہ اصل غرض تھی، جس کے لئے ابتدائے دنیا سے خدا کے نیک اور بھگت رشی منی آتے رہے۔

دونوں مہمان توجہ سے سب باتیں سنتے رہے۔ آخر میں انہوں نے خواہش کی کہ ہم لندن میں اپنے دوستوں کو دکھانے کیلئے آپ کے چند فوٹوز لینا چاہتے ہیں۔ چنانچہ مہمانوں نے حضرت مولانا صاحب کے گھر پر اس کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے سامنے مسجد اقصیٰ اور منارۃ المسیح کے بہت سے فوٹو لئے۔ اس موقعہ پر معزز مہمانوں کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ جب مسجد اقصیٰ سے واپس آنے لگے تو مہمانوں نے اس کی دیوار سے لٹکی چندہ کی صندوقچی میں اپنی خوشی سے دس بارہ روپے بطور چندہ ڈالے۔ اور جب واپسی پر حضرت امیر صاحب سے رخصت ہونے لگے، تو اظہار عقیدت کے طور پر گوردوں کے لنگر کے لئے مبلغ ایک سو ایک روپے ۱۰۱ بھینٹ کئے۔ اسی طرح ڈیڑھ دو گھنٹہ کی زیارت کے بعد ہر دو مہمان خوشی اور مسرت کے ساتھ واپس امرتسر کے لئے روانہ ہو گئے۔ کیونکہ انہیں آج ہی ہوشیار پور جانا تھا۔ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا

## زکوٰۃ کی ادائیگی اَموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

تیسری قسط

# دلائل اجرائے نبوت از روئے قرآن کریم

از مکرم عبد الباقی صاحب ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ۔ برہ پورہ (بھاگلپور)

۱۲

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًاۙ وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۝

ترجمہ:۔

"اے نبی ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور روشن چراغ یا ریک چمکتا ہوا سورج بنا کر بھیجا

(پارہ ۲۲ سورہ احزاب ع ۶/۲)

اس آیت کریمہ کی تشریح میں اکثر علماء کا کہنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سراج منیر بن کر آگئے۔ دن ہو گیا۔ جس طرح دن کو تمام روشنیاں بیکار ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سراج منیر بن کر آنے کے بعد پچھلے تمام نبیوں کی روشنی بے کار ہو گئی۔ اب صرف نور محمدی سے ہی نجات ہے۔ اور اسی وجہ سے اب کسی دوسرے نبی یا روشنی کے آئندہ بھی آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جہاں تک حضور کے سراج منیر ہونے کا تعلق ہے۔ اس سے تو کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ مگر اصل سوال تو آپ کی طرف منسوب ہونے والے موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کا ہے۔ جو آپ کے لائے ہوئے نور سے منہ موڑ بیٹھے ہیں۔ اس کی مثال رات کے وقت کی ہے۔ زمین کا سورج سے رخ پھیر لینے کا نام رات ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جب امت محمدیہ پر رات کی تاریکی چھا جائے۔ تو ظاہری رات کی طرح اس کی تاریکی کو دور کرنے کے لئے بھی نور کسی چاند کی ضرورت ہے۔ اس لئے حضور کے سراج منیر ہوتے ہوئے بھی "وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا" کے مطابق چاند کے ذریعہ دنیا کو منور کرنے کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔

اس کے علاوہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سراج منیر ہیں اور ان کے بعد کسی نبی کی آمد کی ضرورت نہیں، تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ منکرین نبوت مسیح اور مہدی کے انتظار میں کیوں بیٹھے ہیں۔ جن کے بارے میں خود حضور نے فرمایا ہے کہ آنے والا امام مسیح اور مہدی ایک ہی شخص نبی اللہ ہونگے۔ تو پھر ان کی بھی کیا ضرورت ہے؟ اسی طرح جبکہ حضور سراج منیر ہیں۔ اور ان کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں اور نہ کسی کتاب کی ضرورت ہے۔ بلکہ اب تمام انسان اسی قرآن کریم سے تعلیم حاصل کریں گے حضور کے اقوال پر عمل کریں گے۔ اور اپنے سدھار کرتے رہیں گے تو پھر آج کے دنیا بھر کے "علماء" کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس نور کے سامنے "موم بتی" کی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔

اس طرح اوپر کی تفصیلات سے واضح ہو جاتا ہے کہ زیر بحث قرآنی آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام روشن کرنے والا چراغ یا سورج اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ آپ سے نور پا کر ظلی طور پر ایسے لوگ ہمیشہ تیار ہوتے رہیں گے جو دنیا کو ہر تاریکی کے وقت روشن کرتے رہیں گے۔ جیسا کہ چاند سورج سے روشنی پا کر اندھیرے کو دور کرتا ہے۔

۱۳

(الف) وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا ؕ

(پارہ نمبر ۱۱ سورہ یونس ع ۲)

ترجمہ:۔

"یقیناً ہم تم سے پہلی قوموں کو جبکہ انہوں نے ظلم کیا اور ان کے پاس پیغمبر معجزے لے کر آئے ہلاک کر چکے ہیں۔ کیونکہ وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لے آتے۔

(ب) وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۝

(پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل ع ۲)

ترجمہ:۔

"ہم عذاب نہیں دیا کرتے تاوقتیکہ کہ رسول نہ بھیج دیں۔

(ج) "وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى یَبْعَثَ فِیْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِی الْقُرٰۤى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ۝

ترجمہ:۔

تمہارا رب بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا تاوقتیکہ کہ بڑے شہر میں کوئی رسول نہ بھیج دے جو ان کو ہماری آیات پڑھ کر سنا دے۔ اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے۔ مگر جبکہ وہاں کے باشندے ظالم ہوں۔"

(پارہ ۲۰ سورۃ القصص ع ۶/۵)

(د) "وَمَاۤ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ۝ ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ۝

ترجمہ:۔

اور ہم نے جس بستی کو ہلاک کیا۔ اس کو ڈرانے والے یاد دلانے کیلئے ضرور آئے تھے۔ ہم ظالم نہیں ہیں۔"

(پارہ ۱۹ سورہ شعراء ع ۱۱/۵)

(ر) "وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى۝

ترجمہ:۔

اگر اس سے پہلے ہم ان کو کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو یہ کہتے اے ہمارے رب! تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا کہ ہم ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے تیرے احکام پر چلتے۔

(پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ ع ۸/۱۶)

اوپر کی تمام آیات کریمہ سے بصاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ شروع سے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت رہی ہے کہ وہ تب تک اپنا عذاب لوگوں پر نازل نہیں کرتا ہے جب تک کہ لوگ ظالم نہ ہو جائیں۔ اور پھر لوگ اس کے رسول کو ماننے سے انکار نہ کریں۔ اس طرح ہر عذاب سے پہلے رسول کا آنا سنت اللہ ہے۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی سنت میں کبھی بھی تبدیلی ممکن نہیں اس لئے نبوت کا جاری رہنا بھی ثابت ہو جاتا ہے اور ان دنوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ عذاب جس سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے۔ مسیح موعود کے ہی انکار کا سبب ہے۔ جسے ابھی تک علماء دین سمجھنے سے گریز کر رہے ہیں۔ مسیح موعود نے کیا خوب ہی فرمایا ہے

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کے موجب میرے جھٹلانے کے دن

۱۴

"اَللّٰهُ یَجْتَبِیْۤ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْۤ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ۝

ترجمہ:۔

"اللہ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بنا لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اسے اپنی طرف آنے کا راستہ بتا دیتا ہے۔

(پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ ع ۲)

اس آیت کریمہ کے ترجمہ سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ یہ آیت ہمیشہ آئندہ انبیاء کے چنے جانے پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حضور سے ایسا کہنا ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور صلعم کے بعد بھی اپنے نیک بندوں کو نبوت کیلئے چنتا رہے گا۔

۱۵

وَاِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ یُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۝ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِــُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۝ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ۝

پارہ ۲۸ سورہ الصف ع ۹/۱

ترجمہ:۔

"اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ مجھ سے پہلے جو تورات تھی اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ اور ایک پیغمبر کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہوگا۔ لیکن جب وہ رسول ان کے پاس معجزات لے کر آئیں گے تو وہ کہیں گے یہ صریح جادو ہے۔ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا

جو اللہ پر دروغ بندی کرے حالانکہ اسکو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ وہ چاہیں گے کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ مگر اللہ اپنے نور کو پورا کرکے چھوڑے گا اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو اسی نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ مشرک برا مانیں۔ مسلمانو! کیا میں تم کو ایسی سوداگری بتا دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچائے

قبل اسکے کہ میں اس آیت کریمہ کا مفہوم سامنے رکھوں یہ بات ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ آج کل زیادہ تر علماء دین اس بات پر اعتراض کرنے لگ گئے ہیں کہ قبل ازیں بھی انبیاء آیا کرتے تھے اپنی خبر گذشتہ انبیاء بشارت کے رنگ میں دنیا والوں کو ضرور دے دیا کرتے تھے۔ لیکن حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بارے میں نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسی بشارت دی اور نہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انکی بشارت دی۔ تو پھر وہ نبی یا امام مہدی یا مسیح کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اور اسمہ احمد والی پیشگوئی کے متعلق اگر کوئی ہیں تو وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ سورت صف کی اس پیشگوئی کے مصداق اوّلاً حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں لیکن ثانیاً اور بالعرض حضرت امام مہدی اور مسیح موعود ہیں جب کہ سورت جمعہ کی آیت کریمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر ہے۔ پہلی بعثت تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی رنگ میں ہوئی۔ اور دوسری بعثت آپ کے بروز کامل کے رنگ میں مقدر تھی۔ جو مطابق تشریح صحیح بخاری فارسی النسل وجود ثریا ستارے پر گئے ہوئے ایمان کو لانے والا ہوگا۔ اور سورت صف کی زیر نظر آیت کریمہ کے مطابق اس مقدس وجود کے ذریعہ اسلام کو تمام دیگر ادیان پر غلبہ ہونے والا ہے۔ یہی احمد رسول تھے جنکو عامۃ المسلمین اپنے زعم کے مطابق "اسلام کی طرف" دعوت دے رہے ہیں درانحالیکہ خود اسلام سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ پس سورت صف میں نہ صرف یہ کہ امام مہدی کے ظہور کے بارہ میں پیشگوئی موجود ہے بلکہ اور بہت سی علامات پوری تشریح اور تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ جو صرف اور صرف امام مہدی اور مسیح موعود کے زمانہ اور اسکی ذات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز کامل ہونے کے سبب اسی پیشگوئی کا پورا پورا مصداق ہے۔

فافہم:

(ب) هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

یعنی:۔ وہ خدا ہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے باقی دینوں پر غالب کرے

اس آیت سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مسیح موعود ہی کا ذکر ہے کیونکہ اکثر مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے چنانچہ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں:۔

وَاِذَا نَزَلَ عِیْسٰی لَمْ یَکُنْ اِلَّا دِیْنَ الْاِسْلَامِ

یعنی جب (موعود) عیسیٰ پیدا ہوں گے اس وقت دین اسلام ہی دنیا میں ہوگا۔ یعنی اسلام کا غلبہ ہوگا اور نہ کفر و کفار کا باقی رہنا فیامت تک، قرآن مجید سے ثابت ہے۔ پس تمام ادیان پر اسلام کا غلبہ اسی وقت مقدر ہے کیونکہ اس زمانہ سے پہلے اشاعت دین کیلئے ایسے سامان موجود نہ تھے ریل، تار، دخانی جہاز، ہوائی جہاز، ڈاکخانے، مطابع، اخبارات کی کثرت، تجارت کی کثرت (جس کا "هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ" میں صاف اشارہ ہے۔) یہ ایسے سامان ہیں جس سے ایک شخص گھر بیٹھا ہوا چاروں طرف تبلیغ کر سکتا ہے اور جہاں چاہے جا کر اشاعت دین کا کام سرانجام دے سکتا ہے۔ چنانچہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کے خدام (مبلغین) اس وقت یورپ افریقہ، امریکہ ایشیا کے مختلف جزائر (علاوہ ہندوستان کے) ماریشس، سیلون سماٹرا، جاوا وغیرہ مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اور اسلام کا کل ادیان پر غلبہ دکھا رہے ہیں یہاں یہ تو چند ہی مقامات کا نام لیا گیا ہے۔ نہ آپ کی جماعت تو بفضلہ تعالیٰ آج دنیا کے ہر خطے میں موجود ہے

لیکن باوجود ان تمام باتوں کے بڑے افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ہمارے مخالفین کیوں اس بات کو نہیں سمجھتے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام بار بار فرماتے رہے کہ کل فیضان جو مجھے پہنچا ہے حضور صلعم سے ہی پہنچا ہے لیکن پھر بھی نہیں مانتے اور تردد ہی کو ماننے دیتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

# مری پیڈا میں ایک جلسہ

## ★ایک عیسائی دوست کا قبول اسلام ★چھ افراد کا قبول احمدیت

مری پیڈا ضلع وارنگل میں ایک سال سے جماعت احمدیہ قائم ہوئی ہے۔ مکرم مولوی محمد عبد النبی صاحب، جو ایک مخلص احمدی ہیں۔ اور چند سال قبل براہ راست حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ سے خط و کتابت کرکے احمدیت میں داخل ہوئے۔ موصوف گوری ویدی پیٹ ضلع کھمم میں ہندی ٹیچر ہیں۔ انہی کی تبلیغ سے موصوف کے ہمزلف محترم محبوب احمد خاں صاحب نے مری پیڈا میں ایک سال قبل احمدیت کو قبول کر لیا۔ مرکز سلسلہ اور خاکسار سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ قبولِ احمدیت کے ساتھ ہی شدید مخالفت شروع ہوگئی۔ بائیکاٹ کر دیا گیا۔ اور مارپیٹ تک نوبت پہنچی۔ مقدمہ بازی میں بھی گھسیٹنے کی کوشش کی گئی۔ خاکسار موصوف کو بذریعہ خط و کتابت تسلّی و تشفی دیتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصوف نے استقامت دکھائی۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ احمدیت کی برکت سے اللہ تعالیٰ اولاد سے نوازے۔ کیونکہ سولہ سال شادی پر گذر چکے تھے۔ اور بعد علاج معالجہ ڈاکٹر بھی جواب دے چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ پُر عظمت نشان صداقتِ احمدیت کا بستی والوں کو دکھایا کہ بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ نے موصوف کو ایک خوبصورت بچی عطا فرمائی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو آئندہ نیک صالح اولاد نرینہ سے نوازے۔ آمین

جب مخالفت زیادہ شدت اختیار کر گئی تو موصوف نے بتایا کہ میں نے رو کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایک اور ساتھی عطا فرمائے۔ چنانچہ مخالفت کی بھڑکتی ہوئی آگ کے درمیان ایک نوجوان صبح دروازے پر کھڑا تھا، کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ پُرجوش نوجوان عزیز محبوب علی صاحب ہیں۔ یہ لوگ احمد کے ایک محبوب کو ختم کرنا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے محبوب کا اضافہ کر دیا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ اب مخالفت کا رُخ جو دوسرے "محبوب" کی طرف پلٹا تو موصوف نے بتایا کہ ایک مرتبہ ایک کمرہ میں مجھے لوگوں نے تمام دروازوں سے گھیر لیا۔ جب ان لوگوں کی آنکھیں بدلنے لگیں۔ تو اچانک ایک سانپ اس جانب سے نکلا، جس جانب میں بیٹھا ہوا تھا اور مخالفین کی طرف تیزی سے بڑھا یہ دیکھ کر سب خوف زدہ ہوگئے۔ اور میں نے ہی آگے بڑھ کر سانپ کو مار ڈالا۔ اور اس طرح ان لوگوں کا پروگرام فیل ہوگیا۔ اور مخالفت بھی کم ہوگئی۔

محترم خاں صاحب اور دوسرے احمدی احباب کے مشوروں سے طے پایا کہ بچی کے عقیقہ کے موقعہ پر اپنے رشتہ داروں کو مضافات سے بلایا جائے۔ اور اس موقع پر ایک جلسہ کرکے تبلیغی موقعہ پیدا کیا جائے۔ چنانچہ ۲۵ ہجرت (مئی) کو تقریب عقیقہ عمل میں آئی۔ خاکسار بھی ۲۴ کی صبح کو روانہ ہو کر دوپہر تک جائے تقریب پہنچ گیا تبلیغی گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا۔ محترم مولوی محمد عبد النبی صاحب مع اہل و عیال پہلے ہی بھدرا چلم سے تشریف لا چکے تھے۔

رات کو کھانے کے بعد خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی نظم محترم مولوی عبد النبی صاحب نے پڑھی۔ مختصر تقریر ڈاکٹر محبوب علی صاحب نے اپنے قبولِ احمدیت کے متعلق کی اس کے بعد خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک صداقتِ احمدیت کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کا مذہب حقیقی اسلام ہے اس جماعت کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور الٰہی نوشتوں کے مطابق یہی وہ مسیح موعود و مہدی معہود کی جماعت ہے جن کے ہاتھ پر عالمگیر فتح مقدر ہے۔ غیر مسلم بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ غیر احمدیوں کے متعلق پہلے تو یہی سننے میں آ رہا تھا کہ ان کے مولوی نے سب کو شرکتِ جلسہ سے منع کیا، لیکن جلسہ شروع ہوتے ہی باہر میدان میں سب غیر احمدی موجود تھے۔

اختتام اجلاس کے بعد بیعت کا سلسلہ شروع ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ غیر احمدی بیعت کرکے جماعت میں داخل ہوئے۔ اور ایک عیسائی دوست جو ایک عرصہ سے محترم مولوی عبد النبی صاحب کے زیر تبلیغ تھے اطلاع دینے پر بھدرا چلم سے بروقت پہنچ گئے اور اس موقعہ پر اسلام قبول کیا۔ موصوف کا اسلامی نام عبد الرحمان اور موصوف کے پانچ سالہ بچے کا نام بلال رکھا گیا اس طرح تقریب بیعت بھی ایک ملی اور پُر سوز دعا پر بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی

دوران قیام غیر احمدیوں کے ساتھ افہام و تفہیم کا سلسلہ بھی روانگی کے وقت تک جاری رہا۔ غیر احمدی اگرچہ مخالفانہ اور کج بحثی کا انداز تو اختیار کرتے ہیں۔ لیکن آخر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب لاجواب ہو جاتے ہیں۔ خاکسار کی روانگی اجتماعی دعا کے ساتھ ہوئی

بالآخر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں با[illegible] اور جملہ بزرگان سلسلہ و احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں فوج در فوج ہو کر احمدیت کو قبول کرنے کی لوگوں کو توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار:۔ عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

## حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
## کا
# کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل رکن دورہ جنوبی ہند

احمدیہ جوبلی حال کے افتتاح اور سیمنار کے بعد سیدی المحترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مع مبلغین حیدرآباد اور یادگیر کے مضافات کا تربیتی دورہ کیا۔ اسکی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

## ظہیر آباد

مورخہ ۴ وفا ۱۳۵۲ ہش مطابق ۴ جولائی ۱۹۷۳ء بروز بدھ صبح ۱۰½ بجے کے قریب بذریعہ جیپ کار محترم حضرت صاحبزادہ صاحب محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل مبلغ حیدرآباد اور خاکسار ہمراہ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد، ظہیر آباد کے لئے روانہ ہوئے اور تین گھنٹے کے بعد منزل مقصود پر پہنچے مکرم شیخ علی صاحب صدر جماعت احمدیہ نے محترم صاحبزادہ صاحب اور اراکین وفد کا گل پوشی کر کے استقبال کیا۔ ہمارے ساتھ عزیزم صاحبزادہ کلیم احمد صاحب سلمہ بھی تھے۔ صاحبزادہ صاحب نے تمام احباب جماعت سے فرداً فرداً ملاقات فرمائی۔ اور تبلیغی و تربیتی امور کا جائزہ لیا۔ اور باہم ضروری مشورے کئے۔ اس کے بعد اراکین وفد شام کو حیدرآباد روانہ ہوئے۔

## چندہ پور

دوسرے دن مورخہ ۵ جولائی بعد دوپہر ۲½ بجے بذریعہ موٹر کار اراکین وفد چندہ پور کیلئے روانہ ہوئے۔ اور شام کے ۵½ بجے تک وہاں وارد ہوئے

یہ جماعت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب سنوری کے وسیع خاندان پر مشتمل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے قبل ۱۸۸۸ء میں حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب اپنے وطن سنور سے ریاست پٹیالہ بغرض ملازمت حیدرآباد تشریف لائے۔ اور نائب جاگیرات کی حیثیت سے اس موضع میں تشریف لائے۔ اور یہیں حضرت ثانی فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسری بیوی کے بطن سے تین لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئے اسی دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا جسکی اطلاع ملتے ہی آپ نے فوری احمدیت قبول فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کیلئے یہاں سے قادیان تشریف لائے۔ چند دن حضور اقدس کی صحبت میں گذار کر اپنی ملازمت پر واپس تشریف لے آئے۔ اور اسی موضع یعنی چندہ پور کو اپنا وطن بنایا۔ اور یہیں رحلت فرما گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب ۲۰۰ سے زائد افراد پر مشتمل خاندان یہاں آباد ہے۔ جو سب کے سب بفضلہ تعالیٰ احمدیت کے فدائی اور خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے شیدائی ہیں۔

چنانچہ احباب جماعت نے محترم حضرت میاں صاحب اور اراکین وفد کا نہایت عقیدت خلوص اور محبت کے جذبات سے پھولوں کے ہار پہنا کر استقبال فرمایا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر کو اپنے گھر میں اور اپنے درمیان پا کر وہ خوشی سے پھولے نہ سما سکتے تھے۔ بہت سی آنکھیں فرط مسرت سے پرنم تھیں۔ حضرت میاں صاحب کی آمد کی خوشی میں انہوں نے اپنے گھر کو بہت بہترین رنگ میں جھنڈیوں سے آراستہ کر دیا تھا۔ سب سے مصافحہ و معانقہ فرمانے کے فوراً بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے تمام احباب سمیت مغرب اور عشاء کی نماز پڑھائی۔ اس کے بعد تربیتی اجلاس کا آغاز ہوا۔

محترم حضرت میاں صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اس اجلاس کی کارروائی مکرم غلام محمد صاحب کی تلاوت اور مکرم بشارت احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد شروع ہوئی۔ اس کے بعد مکرم محمد نعمت اللہ صاحب پسر محترم حضرت محمد رحمت اللہ صاحب صحابی صدر جماعت احمدیہ نے سپاسنامہ پڑھکر سنایا جس میں آپ نے حضرت میاں صاحب کی تشریف آوری پر اپنی اور افراد جماعت کی ناقابل بیان مسرت کا اظہار فرمایا۔ اور ساتھ ہی حضرت میاں صاحب کے بیان پر خوش آمدید کرتے ہوئے اپنی بنائی ہوئی ایک نظم پڑھکر سنائی۔

اس سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس پرخلوص اور محبت بھرے استقبال کا شکریہ ادا کرنے کے بعد فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی کو اس دور دراز علاقہ میں آباد کیا۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے آپ لوگوں کو مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی کے ساتھ نسبت عطا فرمائی ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ خدا تعالیٰ کی کئی بشارتوں میں سے ایک بشارت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ سچی محبت و خلوص اور عقیدت رکھنے والوں کے ساتھ یہ فرمائی کہ خدا تعالیٰ ان کے اموال اور اولاد میں برکت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ آج ہم اس بات کو ظاہری طور پر دیکھ رہے ہیں۔ اب ہمیں ہمیشہ یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا انجام بخیر فرمائے۔ یہ شرف آپ کو حاصل ہوا ہے وہ آپ سے کوئی چھین نہیں سکتا۔ اسی طرح اس بات کو بھی یاد رکھیں کہ ایمان ایک پودا ہوتا ہے۔ اس کو اعمال صالحہ کے ساتھ آبیاری کرنے کی ضرورت ہے۔ اس ایمان کو اپنی نسلوں میں قائم رکھنا چاہیئے۔ جس طرح ہم احمدیت اور خلافت کے فدائی ہیں اسی طرح ہمارے پیچھے آنے والے بھی ہوں۔ اور احمدیت کے جھنڈے کو کبھی سرنگوں نہ ہونے دیں۔ اس پرآشوب زمانہ میں اچھا نمونہ پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

محترم حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ آپ بھائیوں سے اس دور دراز علاقہ میں مل کر جو مسرت ہوتی ہے۔ وہ ناقابل بیان ہے۔ اس محبت بھرے خطاب کے بعد آنمحترم نے اجتماعی دعا فرمائی اور بعد طعام رات کے ۱۰½ بجے وہاں سے روانہ ہو کر اراکین وفد ۱۲½ بجے بخیر و عافیت حیدرآباد پہنچے۔

دوسرے دن جمعہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے حیدرآباد میں پڑھایا۔

یہ بات یہاں قابل ذکر ہے کہ مورخہ ۳ جولائی بروز منگل بعد نماز عصر یہاں کے چند سرکردہ مولویوں سے ملاقات کرنے اور تبادلہ خیالات کرنے کیلئے محترم مولانا امینی صاحب محترم مولانا عبدالحق صاحب اور خاکسار بمعیت مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ اور مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ایم اے حیدرآباد کی ایک مسجد میں چلے گئے جہاں اُن کے مشہور علماء موجود تھے اُن سے محبت بھرے ماحول میں تبادلہ خیالات شروع ہُوا۔ سب سے پہلے ان کی طرف سے مولانا نصرت صاحب اور ہماری طرف سے مولانا امینی صاحب نے گفتگو شروع کی لیکن تھوڑی دیر کی گفتگو کے بعد ان کی طرف سے بعض اور علماء شریک ہونے لگے۔ اس طرح کچھ بدمزگی پیدا ہوئی۔ اور آہستہ آہستہ شور و شرابا کا ماحول پیدا ہو گیا اتنے میں عشاء کی نماز کیلئے اذان ہوئی اُس وقت ہم نے یہ محسوس کیا کہ اس گفتگو کو طول دینے سے کچھ فائدہ نہیں۔ چنانچہ ہم نے ان "علماء کرام" سے رخصت لی اور واپس آ گئے۔

## روانگی برائے یادگیر

مورخہ ۸ جولائی صبح ۹ بجے بذریعہ کار محترم حضرت صاحبزادہ صاحب، محترم مولانا امینی صاحب اور خاکسار مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری سیکرٹری تبلیغ یادگیر کے ہمراہ یادگیر کے لئے روانہ ہوئے ہمارے ساتھ عزیزم صاحبزادہ میاں کلیم احمد صاحب بھی تھے۔ حیدرآباد سے ۳۰ میل دور شادنگر میں ہم رک گئے جہاں مکرم سید جعفر حسین صاحب کا مکان ہے نیز چند احباب جماعت رہتے ہیں۔ ان سب سے ملاقات کرنے کے بعد وہاں سے روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک مقام وصنواڑہ پر کار روک دی گئی جہاں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کے بیڑی کے کارخانے کے تمام ملازم پھولوں کے ہار لئے کھڑے تھے وہاں اتر کر ہم سب کارخانہ میں گئے۔ گل پوشی اور چائے نوشی کے بعد ہم دوبارہ روانہ ہوئے۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد ایک اور مقام پر کار روک دی گئی۔ جہاں کچھ اور احباب ہمارے منتظر تھے۔ وہاں بھی گل پوشی اور باہم تعارف کے بعد آگے روانہ ہوئے

یادگیر سے ۱۸ میل اس طرف نارائن پیٹھ میں برادرم مکرم محمد نصرت اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی قیادت میں چند خدام چار موٹر سائیکلیں لے کر ہماری پیشوائی کیلئے منتظر تھے۔ وہاں سے یہ قافلہ یادگیر کیلئے روانہ ہوا۔ یادگیر داخل ہونے سے چند میل فاصلہ پر ایک کھلی جیپ میں چند خدام ہمارے منتظر تھے۔ ان کی خواہش پر محترم حضرت میاں صاحب اور دونوں مبلغین مع چند خدام کے اس کھلی جیپ میں سوار ہوئے سامنے کے دو موٹر سائیکلوں

پروانے احمدیت نصب تھے اس طرح یہ قافلہ اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں کے ساتھ یادگیر کے احمدیہ محلہ میں داخل ہوا۔

وہاں احمدیہ مسجد کے سامنے کے وسیع گراؤنڈ میں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی زیر قیادت سینکڑوں احباب پھولوں کے ہار لئے منتظر تھے جوں ہی ان کی نگاہیں حضرت صاحبزادہ صاحب پر پڑیں بے اختیار ہو کر اھلاً و سہلاً و مرحبا۔ نعرۂ تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد سب سے پہلے محترم امیر صاحب پھر نائب امیر صاحب اس کے بعد اراکین مجلس عاملہ اور دیگر احباب جماعت نے محترم حضرت میاں صاحب سے مصافحہ اور معانقہ کیا۔

واقعی یہ نظارہ ایک عجیب روحانی کیفیت پیش کر رہا تھا۔ احباب جماعت کا حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ اس قسم کی محبت و خلوص کا مظاہرہ ان کو اپنے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جس قسم کا والہانہ عشق اور بے نظیر عقیدت ہے اس کی عکاسی کر رہا تھا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ اس قسم کی محبت و پیار کسی دنیاوی لیڈر کے ساتھ نہیں نظر نہیں آ رہا۔ یوں تو دنیاوی و سیاسی لیڈروں کا استقبال ہوا ہی کرتا ہے لیکن اس ... جو کچھ ذاتی مفاد اور خود غرضی کار فرما ... ہے لیکن اس استقبال میں جو احباب جماعت نے اپنے پیارے اور قابل احترام حضرت میاں صاحب کا کیا تھا اور جس قسم کی محبت کا اظہار سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبلغین اور خادمین سے کرتے ہیں وہ ایک نرالی شان ہے جس کے تحت نہ ذاتی مفاد کار فرما ہوتا ہے۔ اور نہ ہی کسی قسم کی خود غرضی بلکہ اس استقبال میں خالصتہً عشق و محبت اور عقیدت ہی مترشح ہو رہی تھی۔ ورنہ کبھی بھی احباب جماعت کے چہروں پر شگفتگی اور آنکھوں میں خوشی کے آنسو نظر نہیں آ سکتے!! دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ کے خادمین کے ساتھ جو عقیدت اور محبت ہے اس میں زیادہ برکت دے۔ اس طرح دنیا کو فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا کا نظارہ بار بار دیکھنے کا موقع ملے۔

## خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس

بعد نماز مغرب و عشاء حضرت صاحبزادہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت یہاں کے خدام الاحمدیہ کا ایک تربیتی اجلاس مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔

سب سے پہلے مکرم رفعت اللہ صاحب غوری نے خطبہ استقبال فرماتے ہوئے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم نذیر احمد صاحب گلبرگی کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم قائد مجلس خدام الاحمدیہ صاحب ... صدر کی گل پوشی کی سعادت حاصل ... کے بعد مکرم فضل احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کی ایک نظم

ع نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

بہت خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہ مکرم قائد خدام الاحمدیہ نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی اس کے بعد خاکسار نے اور مکرم مولانا امینی صاحب نے مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی

محترم حضرت میاں صاحب نے صدارتی تقریر میں پنجاب کے علاقہ میں پائے جانے والے دو پودے کرنا۔ اور کھنا کے اوصاف بیان کرتے ہوئے قول اور عمل کے تفاوت کا بہترین رنگ میں نقشہ کھینچا۔ اور بتایا کہ یہ زمانہ صرف کہنے (قول) کا زمانہ نہیں بلکہ کرنے اور صرف کرنے کا زمانہ ہے (عمل)

آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم صحیح معنوں میں ہر انسان کیلئے مشعل راہ ہے۔ اور تمام راہنمائی اور ہدایت کی باتیں، اس میں پائی جاتی ہیں۔ اس سے ہٹ کر اور اس سے باہر کہیں کسی نئی بات یا ہدایت کی ضرورت نہیں آپ نے مجاہدۂ نفس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ آج قدم قدم پر لغزش کے سامان پائے جاتے ہیں۔ ان لغزشوں سے بچنے کیلئے ہمیں صحیح معنوں میں مجاہدہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اسی کا نام جہادِ اکبر ہے۔

آنمحترم کی یہ تقریر گو مختصر تھی مگر بہت ہی جامع و مانع اور ایمان افروز تھی۔ دعا کے بعد یہ اجتماع خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

## دیودرگ

دوسرے دن صبح ساڑھے نو بجے کے قریب دو موٹر کاروں میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب، عزیزم میاں کلیم احمد صاحب، محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ، محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی، مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ یادگیر، مکرم محمد ادریس صاحب سیکرٹری مال، مکرم محمد ذکریا صاحب اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد دیودرگ کیلئے روانہ ہوا ساٹھ میل کی مسافت طے کر کے دوپہر کے قریب وہاں پہنچا۔ احباب جماعت نے پھولوں کے ہار پہنا کر خوش آمدید کہی کھانے اور نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر تمام احباب جماعت جمع ہوئے اور ان سے بعض تبلیغی اور انتظامی امور کے بارے میں مشاورت کی گئی۔ بعض افراد کے درمیان پیدا شدہ تنازعہ کی یکسوئی کی گئی۔ نیز وہاں ایک دار التبلیغ یا مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں مناسب کارروائی کی گئی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام امور کی سرانجام دہی کی توفیق عطا فرمائے آمین

## تیماپور

یہاں سے فارغ ہو کر اراکین وفد ساڑھے چار بجے قریب تیماپور کیلئے روانہ ہوئے تیماپور سے دو میل اس طرف شورآپور میں تھوڑی دیر کیلئے رُکے۔ جہاں سلسلہ کے ایک مخلص خادم مکرم احمد حسین صاحب سعیدی وکیل بیمار تھے۔ اُن کی عیادت اور بیمار پرسی کے بعد اراکین وفد تیماپور کیلئے روانہ ہوئے اور قریباً ۷ بجے وہاں پہنچے۔

گاؤں کے باہر سڑک پر ہمارے استقبال کیلئے کثیر تعداد میں احباب جماعت منتظر تھے گل پوشی، مصافحہ اور معانقہ کے بعد ایک جلوس کی شکل میں گاؤں میں داخل ہوئے۔ اس وقت احباب جماعت نعرۂ تکبیر اور دیگر اسلامی نعرے بلند کر رہے تھے۔ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اور اراکین وفد مکرم مبارک احمد صاحب وکیل صدر جماعت احمدیہ کے دولت خانہ میں داخل ہوئے جہاں سب احباب جماعت موجود تھے۔

مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھنے کے بعد محترم حضرت میاں صاحب کی زیر صدارت تربیتی میٹنگ ہوئی۔ مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ یادگیر کی تلاوت قرآن کے بعد مکرم شفیق احمد صاحب نے نظم پڑھی بعد ازاں محترم مولانا امینی صاحب اور خاکسار نے موقع و محل کے مطابق مختصر خطاب کیا اس کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب صدر جماعت نے بھی ایک مختصر تقریر کی۔

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور صحابہ کرام کے مقدس اور پاک وجودوں کا ذکر کرتے ہوئے مقدس و مطہر زندگی گذارنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ ہمیں اپنا مقصد زندگی بہت بلند و بالا اور اعلیٰ و ارفع بنانا چاہیئے۔ اسلام کے دور اوّل میں بھی اور اس نشأۃ ثانیہ کے دور میں بھی عجیب و غریب فدائیت کے نمونے نظر آتے ہیں۔ اسلام قرآن محمد صلعم یہ تینوں آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا دعویٰ کرے اور اسلام سے اور قرآن مجید سے اسے سچی محبت نہ ہو۔ اور اسلام کے لئے قربانیاں کرنے پر وہ آمادہ نہ ہو۔ سب سے آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے احمدیوں کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دُعا کے بعد یہ مجلس بھی خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

اس کے بعد کھانا وغیرہ سے فارغ ہو کر وفد عازم یادگیر ہوا اور رات کو گیارہ بجے کے قریب یادگیر پہنچا۔ الحمد للہ

## یادگیر میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۱۰ر جولائی بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت محترم حضرت میاں صاحب جماعت احمدیہ یادگیر کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ برادرم ظفر احمد صاحب شمنہ کی تلاوت اور مکرم رشید احمد صاحب گلبرگہ کی نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ یادگیر نے ایک حدیث کی روشنی میں دل کی صفائی کی طرف روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر خاکسار کی تھی۔ سورۃ الکوثر کی مختصر تشریح کرتے ہوئے "فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ" کی بنیاد پر حقوق اللہ اور حقوق العباد کے متعلق احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ اور انکی ذمہ داریوں کی طرف روشنی ڈالی

تیسرے نمبر پر محترم مولانا امینی صاحب نے موجودہ زمانہ کے ضلالت کن حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے۔ اس ہولناک ماحول سے اپنے آپکو بچانے کیلئے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو ذرائع بیان فرمائے ہیں ان کو بتا کر ان ذرائع کو اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔

مکرم شفیق احمد صاحب تیماپوری کی نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر شروع کی۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو خدا کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک نسخہ بتایا ہے وہ یہ ہے کہ اگر تم خدا کے غیر معمولی نشان کی اُمید رکھتے ہو، تو سب سے پہلے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنا چاہیئے اور اپنے اندر سوز و گداز کی کیفیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

عشق و محبت الٰہی میں ڈوبی ہوئی اس تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک اجتماعی دُعا فرمائی۔ اس کے بعد یہ جلسہ نہایت خیر و خوبی سے ختم ہوا

## مجلس عاملہ کی میٹنگ

۱۱ر جولائی صبح دس بجے تا ۱۲ بجے یہاں کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس حضرت صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۱ پر)

# "ایمان سے عاری مسلمان" (بقیہ صفحہ اوّل)

پھر تشخیص مرض اپنی اپنی جگہ ضروری اور اہم ہیں۔ لیکن شفاء کلی دلانے کے لئے یہی دو مرحلے کافی نہیں ان کے بعد اصل مرحلہ صحیح علاج کا ہے اس سے کسی صورت میں صرفِ نظر نہیں کیا جا سکتا۔ مگر افسوس کہ جس اہم مرحلہ کی اس وقت ملت کو سب سے زیادہ ضرورت ہے اس سے بُری طرح بے اعتنائی برتی جا رہی ہے۔ طبقۂ علماء جو اپنے آپ کو اُمت کی کشتی کے کھیویّے بتاتے ہیں۔ اور علم دین کی بڑی بڑی سندیں لئے پھرتے ہیں ان میں سے کسی کو بھی تو یہ توفیق نہیں مل رہی کہ اپنی اس پیش آمدہ مشکل کے لئے کلام اللہ اور فرمودات رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کریں۔

کیا یہ بات تعجب انگیز نہ ہوگی کہ یہ سب لوگ قرآن پاک کی آیت کریمہ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ (طٰہٰ) کی تلاوت بھی کرتے ہیں اور اس کے معانی اور مطالب بیان کرتے ہوئے اس امر کو شد و مد سے پیش کرتے ہیں کہ:-

"قرآن اس لئے نہیں اُتارا گیا کہ وہ مسلمانوں کی مشکلات بڑھا دے اور پیش آمدہ حالات کا کوئی حل نہ بتائے۔ اگر قرآن ہر زمانہ میں رہنما نہیں بن سکتا تو پھر اس کے نزول کی ضرورت ہی کیا تھی آج تک اسلام نے مسلمانوں کو شرمسار نہیں ہونے دیا۔ دُنیا کے مذاہب اپنے مقام سے ہٹ گئے کیونکہ وہ حالات کا ساتھ نہ دے سکے مگر اسلام اپنی جگہ کھڑا ہے اور دُنیا کو اپنی طرف بلا رہا ہے۔" (روزنامہ الجمعیۃ ۲۴ جولائی ۱۹۷۳ء)

مگر جب یہ کہا جاتا ہے کہ بھائی اپنے ہی مرض کا علاج قرآن کریم سے تلاش کرو۔ اور گم گشتہ متاعِ ایمان کو پھر سے حاصل کرنے کے طریق اسی کتاب مکنون سے معلوم کرو تو سب کھسکنے لگ جائیں گے جو کچھ اس قرآن مجید کے حوالہ سے غور و فکر کے لئے ان کے سامنے رکھا جائے گا اُس سے بدکنے لگیں گے۔

مقامِ غور ہے کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا وہ آخری پیغام اور وہ آخری دین ہے جسے اللہ نے اپنے محبوب ترین بندے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قیامت تک رونما ہونے والے انسانوں کی فلاح و نجات کے لئے بھیجا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ مسلمانوں کے ایمان سے یکسر عاری ہو جانے اور ساری دُنیا میں ذلیل و خوار ہونے کے نتیجہ میں دُنیا فلاح و نجات کے اس آخری راستہ سے ہمیشہ کے لئے محروم و بے نصیب ہو جائے۔ ورنہ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ کا فرمودہ خداوندی نعوذ باللہ بے معنی ٹھہرتا ہے۔

بھائیو! یقین جانو مسلمان جس اندوہناک صورتِ حال سے آج دوچار ہیں اللہ تعالیٰ نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس کی پہلے خبر دے دی تھی اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا تھا کہ ایسے حالات میں مسلمانوں کے حقیقی مسلمان بننے اور اسلام کے ساری دُنیا میں غالب آجانے کی راہ کیا ہوگی؟ ضرورت ہے اس بات کی برادرانِ اسلام اپنے غور و فکر کا رُخ اس سمت موڑیں اور اس راہ فلاح و نجات کو اپنانے کی جلد از جلد کوشش کریں۔

اگرچہ یہ کام ہر سچے مسلمان کا اپنا ہے کیونکہ ہر شخص کو خدا کے حضور اپنے اعمال کا جواب خود ہی دینا ہوگا تاہم محض ازراہِ ہمدردی ہم بھی آئندہ صحبت میں انشاء اللہ اس پر تفصیلی گفتگو کریں گے۔

شاید کہ کسی دل میں اُتر جائے مری بات

---

## درخواستِ دُعا

خاکسار کو اپنی ملازمت کے سلسلہ میں کچھ مخالفانہ پریشانیوں کا سامنا ہے۔ احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور میری ملازمت باعزت طور پر بحال ہو جائے۔

خاکسار محمد یوسف، قریشی گلبرگہ

---

# لازمی چندوں کا تارک یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوگا

ہر جماعت کے ہر فرد کو یاد رہے کہ چندہ عام، حصہ آمد، جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں اور سب سے مقدم ہیں کیونکہ ان کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی تھی اور اُن کی باقاعدگی کے لئے تاکید اس حد تک حضور نے یہاں تک فرمایا ہے:-

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا اُس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی مغرور، لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا"

اس لئے عہدیداران و سیکرٹریانِ مال اور مبلغین کرام کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ احباب جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدا کے دین کے لئے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

---

# اب ہمیں بقایا تک محروم نہیں رہنا چاہئے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

آمدہ چندہ جات چندہ وقفِ جدید کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ وقفِ جدید کے چندوں کی وصولی تسلی بخش نہیں ہے آج تک کی وصولی تدریجی وصولی سے کم ہے۔ اس لئے میں سیکرٹریانِ مال اور صدر صاحبان کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حسب ارشاد کی توجہ دلاتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"جس وقت خدا تعالیٰ کے حضور کوئی عملی قربانی پیش کی جاتی ہے۔ اس وقت سے اس پر ثواب شروع ہو جاتا ہے اب (چندہ وقف جدید وقت پر ادا نہ کر کے) نافل ثواب سے محروم رہے اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل اور رحم فرمائے ........ اب ہمیں زیادہ دیر تک محروم نہ رہنا چاہیئے بلکہ یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ ہم نے ان بقایاجات کو پورا کرنا ہے۔"

پس عہدیداران کرام اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں۔ اور اب احباب کرام اپنے وعدوں کے مطابق جلد از جلد ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں کیونکہ وقف جدید کے سال میں سے سات ماہ گذر چکے ہیں جس قدر جلد ممکن ہو اپنا چندہ سو فیصدی ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق بخشے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

---

# حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا تبلیغی تربیتی دورہ

(بقیہ صفحہ نمبر ۱۰)

جس میں مختلف تبلیغی تعلیمی اور تربیتی پروگرام مرتب ہو۔ دُعا ہے کہ انہیں عملی جامہ پہنانے کی توفیق دے۔ آمین۔

اس کے بعد محترم مولانا ابتی صاحب اور خاکسار دوپہر کو بمبئی اور مدراس کیلئے روانہ ہوئے ہمیں الوداع کہنے کے لئے کثیر تعداد میں احباب جماعت سٹیشن آئے ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور دین و دُنیا کی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

محترم حضرت میاں صاحب مع خاندان مقدس چند یوم بنگلور اور حیدرآباد میں قیام پذیر ہوں گے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

—۰—

# احمدیہ کانفرنس پونچھ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال احمدیہ کانفرنس پونچھ مورخہ ۲ر ستمبر ۱۹۷۳ء بروز اتوار بمقام پونچھ شہر میں بڑی شان کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس شرکت فرما رہے ہیں۔ تمام جماعتہائے احمدیہ صوبہ جموں سے التماس ہے کہ وہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے کثرت سے شرکت فرمائیں۔

بعدہٗ مورخہ ۱ر ستمبر راجوری شہر میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوگا اس کے علاوہ چارکوٹ، بڈھانوں میں بھی اعلیٰ پیمانہ پر اجلاسات ہوں گے۔ کانفرنس میں شرکت کرنے والے حضرات سے درخواست ہے کہ وہ پہلے سے ہی اپنی آمد کی اطلاع دیں۔

حمید الدین شمس مبلغ جماعت احمدیہ پونچھ
احمدیہ مسجد وارڈ نمبر ۳۔

# افسوس بابا نور احمد صاحب درویش وفات پا گئے

## اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

قادیان ۱۲ر جولائی۔ افسوس آج سوا ایک بجے بعد دوپہر مکرم بابا نور احمد صاحب درویش وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ کئی ماہ ہوئے گھر میں گر جانے کے سبب مرحوم کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ امرتسر ہسپتال میں بغرض علاج بھجوایا گیا۔ پھر قادیان میں بھی علاج ہوتا رہا۔ لیکن تکلیف خاطر خواہ افاقہ نہ ہوا۔ اس طرح کئی ماہ زیر علاج رہے۔ بہت کمزور ہو چکے تھے۔ بالآخر خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور اللہ کو پیارے ہو گئے۔ قادیان میں آپ کا ایک بیٹا مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر اور ایک بیٹی اہلیہ مکرم فضل الرحمٰن صاحب درویش قیام رکھتے ہیں۔ مرض الموت میں آپ کی بیٹی کو خاص طور پر خدمت بجا لانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جبکہ مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر اور ان کی اہلیہ بھی خدمت کے لئے حاضر رہے۔ بعد نماز عصر احاطہ لنگر خانہ میں حضرت امیر صاحب مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور موصی ہونے کے سبب مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو آپ کے نیک نمونہ پر عمل کرنے اور ان کا جانشین بننے کی توفیق دے۔

# دعائے مغفرت

ایم عبد الرحمٰن صاحب بھائی سیکرٹری مال جماعت کنا کالی نے اپنی چٹھی ۲۳ٍ/۷ٍ/۱۹۷۳ء میں یہ افسوسناک اطلاع دی ہے کہ جماعت TRICHUR کے پریذیڈنٹ جناب پی۔ ایم بیران صاحب ۱۴ٍ/۷ٍ کو فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل دے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

---

مرحوم بفضلہ تعالیٰ اب صحت میں ہیں البتہ نقاہت باقی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کمزوری کو بھی دور فرمائے اور خدمت دین کی مزید توفیق دے۔ آمین۔

# سالانہ احمدیہ کانفرنس کشمیر

## مورخہ ۱۸ر۔ ۱۹ر اگست ۱۹۷۳ء بمقام سرینگر کشمیر

جملہ جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل احمدیہ کانفرنس کشمیر مورخہ ۱۸ر۔ ۱۹ر اگست بروز ہفتہ۔ اتوار احاطہ مسجد احمدیہ سری نگر متصل جی۔ آئی۔ پی آفس سرینگر میں منعقد ہو رہی ہے۔ سرینگر کانفرنس کے بعد لوکل اجلاسات ہوں گے۔ آنے والے حضرات سے التماس ہے کہ وہ پہلے سے ہی اپنی آمد کی اطلاع دیں۔ موسم کے مطابق اپنا بستر اپنے ہمراہ لائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

غلام نبی نیاز خادم سلسلہ مسجد احمدیہ
نزد جی۔ آئی۔ پی آفس سرینگر کشمیر


# ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ ——— نرخ واجبی

**آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ نمبر ۱**

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ { AUTOCENTRE } فون نمبرز 23 — 1652 / 23 — 5222

**آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ نمبر ۱۲**

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں۔

AZAD TRADING CORPORATION
58/1 PHEARS LANE CACUTTA — 12.


## درخواست دعا

(۱) مکرم چوہدری حسین احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں بیہوشی کی حالت بدستور ہے البتہ اس کے ساتھ ہی کل سے بخار بھی رہنے لگا ہے جو موجب فکر ہے احباب مریضہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں فرماتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرمائے آمین۔

(۲) مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش قادیان کافی روز بیمار رہے ہیں۔ اب